

## تیسرا عنصر (خدا کا بیٹا)

ہم نے اس موضوع کہ کیسے خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے اور اس کے باوجود خدا ایک ہی ہے؟ پر بحث کی ہے۔ ہم کہا تھا یسوع اور خدا باپ کے درمیان گہرا رشتہ اور روحانی تعلق ہے۔ ہم یہ بحث نہیں کر پائے یہ رشتہ کیسے ممکن ہے کیونکہ یہ رشتہ اس دنیا کی حدود سے بہت زیادہ دُور ہے لیکن اس کے باوجود یہ سچائی خدا سے ظاہر ہوتی ہے۔

تاریخ میں یسوع ناصری اور خدا باپ کے درمیان یہ رشتہ بہت بڑا اور قدیم ہے۔ یعنی ابدی خدا بیٹا اور ابدی خدا باپ کے درمیان۔ ابدی خدا بیٹا، بچہ یسوع (جو مریم کے بطن میں سے پیدا ہوا) سے بہت پہلے بھی قائم دائم تھا۔ جس طرح خدا باپ نے اپنی روحانی موجودگی کے لئے روح القدس کو بھیجا تاکہ مختلف ازمہ میں مختلف کام کرے۔ اس طرح خدا نے اپنے بیٹے کو زمین پر بھیجا تاکہ وہ جسم میں روحانی کام کرے۔ جس طرح روح القدس یہودی زمینی ہیكل میں خدا کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح یسوع کے جسم میں خدا موجود تھا۔

یہودی زبان یعنی عبرانی میں اور اسلامی روایات کے مطابق یسوع کو مسیح اور یونانی زبان میں مسیح کو خرسٹس کہتے ہیں۔ وہ یہاں پر خود کو ابن آدم کہتا ہے اور انسانیت سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ حقیقی ایل اور دوسرے انبیاء خدا کو آدم زاد یا ابن آدم کہتے ہیں۔

لیکن یسوع مسیح کے بدن میں سے جو شخص بات کرتا تھا وہ روحانی بھی اور جسمانی بھی ہے۔ ماہر الہیات اس عمل کو تجسم کہتے ہیں۔ جس طرح مسلمان ماہر الہیات قرآن مجید کو خدا کے الفاظ کی جسمانی صورت کہتے ہیں۔ بائبل مقدس میں خدا سکھاتا کہ خدا نے اپنا بیٹا زمین پر بھیجا۔

خدا بیٹا یسوع مسیح ناصرت کا رہنے والا زمینی زندگی سے پہلے بھی تھا۔ اس حوالے سے چند ایک آیات یہ ہیں۔

یسوع مسیح نے خود کہا ہے وہ زمینی زندگی سے پہلے آسمان پر اپنے جاہ و جلال کے ساتھ موجود تھا۔ پھر خدا نے اُسے زمین پر بھیجا۔ (یوحنا ۳: ۱۳، یوحنا ۶: ۳۳، یوحنا ۶: ۳۸، یوحنا ۶: ۶۲، یوحنا ۸: ۲۳، یوحنا ۸: ۴۲، یوحنا ۱۰: ۳۰ - ۳۹، یوحنا ۱۶: ۲۸، ۱۶، یوحنا ۱۷: ۵)

اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُسکے جو آسمان سے اُترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔

(یوحنا ۳: ۱۳)

یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تو وہ روٹی آسمان سے تمہیں نہ دی لیکن میرا باپ تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتر کر دنیا کو

زندگی بخشی ہے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا اے خداوند یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر۔ یسوع نے اُن سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں۔ (یوحنا ۶: ۳۷-۳۸)

اسلئے اُس کے شاگردوں میں سے بہتوں نے سُکر کہا کہ یہ کلام ناگوار ہے۔ اسے کون سُن سکتا ہے۔ یسوع نے اپنے جی میں جان کر کہ شاگرد آپس میں اس بات پر بڑبڑاتے ہیں۔ اُن سے کہا تم اس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو۔ اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے۔ جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا۔ زندہ کرنے والی تو روح ہے۔ جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں۔ وہ روح ہیں۔ اور زندگی بھی ہیں۔ (یوحنا کی انجیل ۶: ۶۰-۶۳)

اُس نے پھر اُن سے کہا میں جاتا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گناہ میں مرو گے۔ جہاں میں جاتا ہوں وہاں تم نہیں آسکتے پس یہودیوں نے کہا کیا وہ اپنے آپ کو مار ڈالیگا۔ جو کہتا ہے جہاں میں جاتا تم نہیں آسکتے؟ اُس نے اُن سے کہا تم نیچے کے ہو۔ میں اوپر کا ہوں۔ تم دنیا کے ہو۔ میں دنیا کا نہیں ہوں۔ (یوحنا کی انجیل ۸: ۲۱-۲۳)

اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا ہمارا باپ تو ابرہام ہے۔ یسوع نے اُن سے کہا اگر تم ابرہام کے فرزند ہوتے تو ابرہام کے سے کام کرتے۔ لیکن اب تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو۔ جس نے تمکو وہی حق بات بتائی جو خدا سے سُنی۔ ابرہام نے تو یہ نہیں کیا تھا۔ تم اپنے باپ کے

سے کام کرتے ہو۔ اُنہوں نے اُس سے کہا ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے ہمارا ایک باپ ہے۔ یعنی خدا۔ یسوع نے اُن سے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے۔ اسلئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اُس نے مجھے بھیجا۔ (یوحنا ۸ : ۳۹ - ۴۲)

میں نے یہ باتیں تم سے تمثیلوں میں کہیں۔ وہ وقت آتا ہے کہ پھر تم سے تمثیلوں میں نہ کہو ننگا۔ بلکہ صاف صاف تمہیں باپ کی خبر دو ننگا۔ اُس دن تم میرے نام سے مانگو گے اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ باپ سے تمہارے لئے درخواست کرو ننگا۔ اسلئے کہ باپ تو آپ ہی تمکو عزیز رکھتا ہے کیونکہ تم نے مجھ کو عزیز رکھا ہے اور ایمان لائے ہو کہ میں باپ کی طرف سے نکلا۔ میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں۔ پھر دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔ (یوحنا ۱۶ : ۲۵ - ۲۸)

یسوع نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا اے باپ ! وہ گھڑی آپہنچی۔ اپنے پیٹے کا جلال ظاہر کر تاکہ تیرا جلال ظاہر ہو۔ چنانچہ تو نے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا اُسکو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا اور اب اے باپ تُو اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔ (یوحنا ۱۴ : ۱ - ۵)

یسوع مسیح کا یہ بیان بہت واضح اور مستند ہے۔ وہ بت پرست نہ تھا۔ وہ نہ ہی غیر ایماندار، کثیر پرست اور نہ ہی دھوکے باز تھا اگر ہمارا ایمان بائبل مقدس پر ہے تو ہمیں ان سچائیوں پر ایمان رکھنا چاہیے یسوع مسیح کے اندر سے جو شخص باتیں کرتا تھا وہ یسوع مسیح زمینی سے پہلے آسمان پر خدا کے جلال میں موجود تھا اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یسوع کے ابتدائی شاگرد اور رسولوں نے یہ یسوع سے سیکھا اُس نے کہا وہ خدا باپ کے جلال میں پہلے بطور خالق اور ہر چیز کو بحال کرنے والا موجود تھا (اس میں فرشتے بھی شامل ہیں)۔

مثالیں:-

پس ہمارے خداوند کی گواہی دینے سے مجھ سے جو اُس کا قیدی ہوں شرم نہ کر بلکہ خدا کی قدرت کے موافق خوشخبری کی خاطر میرے ساتھ دکھ اٹھا۔ جس نے ہمیں نجات دی اور پاک بلاوے سے بلایا ہمارے کاموں کے موافق نہیں بلکہ اپنے خاص ارادہ اور اُس فضل کے موافق جو مسیح یسوع کے ظہور سے ظاہر ہوا جس نے موت کو نیست اور زندگی اور بقا کو اس خوشخبری کے وسیلے سے روشن کر دیا۔

(۲۔ تیمتھیس ۱: ۸-۱۰)

جو اوپر سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے اور زمین ہی کی کہتا ہے جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ جو کچھ اُس نے دیکھا اور سُنّا اُسی کی گواہی دیتا ہے اور کوئی اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ جس نے اُس کی گواہی قبول کی اُس نے اُس بات پر مہر کر دی کہ خدا سچا ہے کیونکہ جسے خدا نے بھیجا وہ خدا کی باتیں کہتا ہے اس لئے کہ وہ روح ناپ ناپ کر نہیں دیتا۔

باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ جو بیٹے پر اسمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اُس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔ (یوحنا کی انجیل ۳ : ۳۱-۳۶)

(یہ الفاظ یوحنا پتسمہ دینے والے کے الفاظ ہیں)۔

وہ اُن دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں اُن دیکھی۔ تخت ہوں ، یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اُسی کے وسیلے سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اِسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں اور وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے وہی ابتدا ہے اور مردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اُس کا اوّل درجہ ہو۔ کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ

ساری معموری اُس میں سکونت کرے اور اُس کے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے  
سب چیزوں کا اُسی کے وسیلے سے اپنے ساتھ میل کرے خواہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی۔

(کلیسیوں کے نام خط ۱: ۱۵-۲۰)

ہر ایک اپنے احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسرے کے احوال پر بھی نظر رکھے۔ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا  
مسیح یسوع کا تھا۔ اُس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز  
نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور  
انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا۔ اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی  
موت گوارا کی۔ اس واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے  
اعلیٰ ہے۔ تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینوں کا خواہ اُن کا جو  
زمین کے نیچے ہیں اور خدا باپ کے جلال کے لیے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند  
ہے۔ پس اے میرے عزیزو! جس طرح تم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اسی طرح اب بھی  
نہ صرف میری حاضری میں بلکہ اس سے بہت زیادہ میری غیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے  
اپنی نجات کے کام کیے جاؤ۔ (فلپیوں ۲: ۱۲-۱۴)

خدا کا بیٹا اس لیے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔ (یوحنا کا پہلا خط ۳: ۸)

جو محبت خدا کو ہم سے ہے وہ اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا ہے تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندہ رہیں۔ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت کہ بلکہ اس میں ہے کہ اُس (خدا) نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارے کے لیے اپنے بیٹے کو بھیجا۔ (یوحنا کا پہلا خط ۴ : ۸ - ۱۰)

کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لیے نہیں بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لیے کہ دنیا اُس کے وسیلے سے نجات پائے۔ (یوحنا کی انجیل ۳ : ۱۶ - ۱۷)

اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے سے اُس نے عالم بھی پیدا کیے وہ اُس کے جلال کا پر تو ہے اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب کو دھو کر عالم بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا۔ (عبرانیوں ۱ : ۱ - ۴)

ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُسی کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا اُس میں سے کوئی بھی چیز اُس کے بغیر

پیدا نہ ہوئی۔۔۔۔۔



اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ (یوحنا ۱: ۱-۳، ۱۴)

اس لئے کہ جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لیے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔

(رومیوں ۸: ۳)

یہ سچ اور ہر طرح قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کے لیے دنیا میں آیا جن میں سب سے پہلا میں ہوں۔ لیکن مجھ پر رحم اس لیے ہوا کہ یسوع مسیح مجھ بڑے گنہگار میں اپنا کمال تحمل ظاہر کرے تاکہ وہ لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لیے اُس پر ایمان لائیں گے۔ اُن کے لیے میں نمونہ ہوں۔ اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحد خدا کی عزت اور تمجید ابد الابد ہوتی رہے۔ آمین۔ (تیمتھیس ۱: ۱۵-۱۷)

ایک بار پھر دیکھیں یہ آیات بہت واضح اور حقائق پر مبنی ہیں۔ خدا عظیم تر میں تیسرا عنصر بیٹے کو جانا جاتا ہے۔ اسے کلام، خدا کی صورت اور خدا کی فطرت کا اظہار بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عنصر آسمان سے زمین کی طرف انسانی صورت میں بھیجا گیا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ خدا کیسا ہے اور خدا نے کس طرح

اپنی محبت ہم پر ظاہر کی۔ جو جدائی ہماری اخلاقی ناکامیوں سے پیدا ہو چکی ہے اُس مسئلے کو حل کرے۔

یہ محض چند آیات ہی نہیں جو دوسروں کو دھوکا دینے کے لیے بنائی گئی یا 4 بجا کی گئی ہیں۔ یا ان کا اضافہ بعد میں نہیں کیا گیا بلکہ یہ تو یسوع المسیح کی منادی کی قوت و اختیار میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جس طرح قدیم یہودی ہیكل کو جو پتھر اور لکڑی سے بنائی گئی ہے مکمل طور پر خدا کی حضوری کی علامت ہے اب اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ خدا آسمان پر نہیں ہے۔ مسیح کے مجسم ہونے کے بعد اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ خدا عظیم برتر میں اب آسمان پر ہی ہے۔ خدا کے لیے زماں و مکاں کی قید نہیں۔ خدا عظیم برتر کبھی تقسیم نہیں ہوتا اور یا تین عناصر یا ہستیاں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتیں۔

در حقیقت آسمانی باپ اور زمینی بیٹے کے درمیان الگ نہ ہونے والا اتحاد ان آیات میں دیکھا جاسکتا ہے جب یسوع زمین پر تھا تو اُس وقت اُس نے فرمایا۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے  
کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے اُنھیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے اس لیے کہ باپ بیٹے کو عزیز رکھتا  
ہے اور جتنے کام خود کرتا ہے اُسے دکھاتا ہے بلکہ ان سے بھی بڑے کام اُسے دکھائے گا تاکہ تم تعجب  
کرو۔ (یوحنا ۵: ۱۹-۲۰)

میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے  
کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ (یوحنا ۵: ۳۰)

یسوع نے اُس سے کہا راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں  
آتا۔ اگر تم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ اب اُسے جانتے ہو اور دیکھ لیا ہے۔ فلپس  
نے اُس سے کہا اے خداوند باپ کو ہمیں دکھا۔ یہی ہمیں کافی ہے۔ یسوع نے اُس سے کہا اے فلپس  
میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تو مجھے نہیں جانتا۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا  
تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دکھا؟ کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں  
ہے یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا  
ہے۔ (یوحنا ۱۴: ۶-۱۰)

خدا کا کلام ہمیں زور دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم یقین رکھیں خدا کا بیٹا ہمیشہ سے خدا عظیم برتر میں قائم ہے اُسے خدا باپ نے یسوع کے روپ میں زمین پر بھیجا ہے۔

عنصر نمبر ۴ :-

یہ تین عناصر ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایک دوسرے سے تعامل کرتے ہیں اس کے باوجود اُن کی اپنی الگ الگ پہچان ہے اور وہ متحد ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

اب ہم کلام مقدس کے حوالے سے ان تین عناصر کو جو خدا عظیم برتر میں ہیں الگ الگ مطالعہ کریں گے۔ الگ الگ ہو کر ایک دوسرے سے تعامل کرتے ہیں۔ اس کے باوجود خدا ایک ہے اور یہ تین عناصر الگ الگ ہیں۔

باپ بیٹے سے الگ ہے اور دو ہستیاں ایک دوسرے سے تعامل کرتی ہیں۔ اس کے بارے میں چند ایک باتیں پہلے کر لی ہیں۔ لہذا میں اُن کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔

باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے فرق اور دونوں ہستیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔

- یہ بات اُن اقتباسات سے واضح ہو چکی ہے جن میں باپ اپنے بیٹے کو بھیجتا ہے بیٹا باپ کی مانتا ہے اور بیٹا باپ کا جلال ظاہر کرتا ہے۔

- اس بات پر غور کریں بیٹا باپ سے دُعا کرتا ہے (انجیل مقدس میں یہ بات کئی بار آتی ہے) باپ بیٹے کی عزت کرتا ہے مثال کے طور پر متی ۱۷: ۵ دیکھئے۔

وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک نورانی بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور اُس بادل میں سے آواز آئی یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس میں خوش ہوں اس کی سنو۔

باپ روح سے مختلف ہے اور دونوں ہستیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔  
ہم دیکھ سکتے ہیں باپ نے کئی بار روح القدس کو بھیجا اور روح خدا کی تہ کی باتوں کو بھی جان لیتا ہے۔  
- اس بات پر غور کریں روح باپ سے دُعا کرتا ہے۔

رومیوں ۸: ۲۶-۲۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے۔ کیونکہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے۔ مگر روح خود ایسی آپیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا اور دلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔

- روح بیٹے سے مختلف ہے اور دونوں مل کر اکٹھے کام کرتے ہیں۔

بیٹا باپ سے روح کو بھیجتا ہے (جب بیٹا آسمان پر گیا تھا)

اور روح بیٹے کی گواہی دیتا ہے۔ یوحنا ۱۵ : ۲۶ ملاحظہ فرمائیں۔

لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے وہ میری گواہی دے گا۔

- روح بیٹے کو جلال دیتا ہے۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اس لیے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا۔ (یوحنا ۱۶ : ۱۴-۱۵)

- بیٹے کے خلاف بولنا اور بات ہے اور روح کے خلاف بولنا اور بات ہے۔

اور جو کوئی ابن آدم کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ تو معاف کی جائے گی مگر جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ اُسے معاف نہ کی جائے گی۔ (متی ۱۲ : ۳۲)

- وہ دونوں باہم ساتھی بن کر خدا کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

اور بعض تم میں ایسے ہی تھے۔ مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز ٹھہرے۔ (۱- کرنتھیوں ۶ : ۱۱)

اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہوئے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لیے برگزیدہ ہوئے ہیں فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے۔

(۱۔ پطرس ۱ : ۲)

۔ بیٹے نے روح کے ذریعے خدا کے حضور اپنی قربانی دی۔

تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے سے خدا کے ساتھ بے عیب قربان کر دیا تمہارے دلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا۔ تاکہ زندہ خدا کی عبادت کریں۔

(عبرانیوں ۹ : ۱۴)

اب اگر ان آیات میں تضاد اور باہمی تعامل ہے تو ہمارے اندر یہ آزمائش پیدا ہو سکتی ہے تین خدا ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ بائبل مقدس واضح طور پر بتاتی ہے کہ صرف ایک ہی خدا ہے لیکن اس خدا میں تین عناصر کام کرتے ہیں اس کے باوجود الگ بھی ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے مدغم بھی ہیں (مثلاً بیٹا باپ میں اور باپ بیٹے میں) اور جبکہ وہ ہر ایک سے الگ ہیں جب خدا کچھ کرتا ہے تو وہ ان تمام یعنی تینوں اپنے ساتھ ملاتا ہے۔

بائبل مقدس میں ان کا اتحاد کامل ہے لیکن ایک ہی اقتباس میں اُن کے نام بھی بدل کر استعمال ہوتے ہیں۔

ان مثالوں کو دیکھیں۔

روح القدس کو خدا کے روح کے طور پر بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ بات واضح ہونی چاہیے۔

مگر آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وہ تمہیں عدالتوں کے حوالے کریں گے اور اپنے عبادت خانوں میں تم کو کوڑے ماریں گے اور تم میرے سبب سے حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے تاکہ اُن کے اور غیر قوموں کے لیے گواہی ہو۔ لیکن جب وہ تم کو پکڑوائیں تو فکر نہ کرو کہ ہم کس طرح کہیں یا کیا کہیں کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اُسی گھڑی تم کو بتایا جائے گا۔ کیونکہ بولنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کا روح ہے جو تم میں بولتا ہے۔ (متی ۱۰: ۱۷-۲۰)

موازنہ:-

اور جب وہ تم کو عبادت خانوں میں اور حاکموں اور اختیار والوں کے پاس لے جائیں گے تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح یا کیا جواب دیں یا کیا کہیں۔ کیونکہ روح القدس اُسی گھڑی تمہیں سکھا دے گا کہ کیا کہنا ہے۔ (لوقا ۱۲: ۱۱-۱۲)



روح القدس کو خدا کا روح اور خدا کے روح کو بیٹے کا روح بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بات مسیح کی پیدائش سے پہلے بھی کہی گئی تھی۔

(رومیوں ۸ : ۹)۔ لیکن تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے مگر جس میں مسیح کا روح نہیں وہ اُس کا نہیں۔

(گلتیوں ۴ : ۶)۔ چونکہ تم بیٹے ہو اس لیے خدا نے اپنے بیٹے کا روح ہمارے دلوں میں بھیجا جو ابا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتا ہے۔

(فلپیوں ۱ : ۱۹) کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری دُعا اور یسوع مسیح کے روح کے انعام سے اُسکا انجام میری نجات ہو گا۔

(۱۔ پطرس ۱ : ۱۰-۱۱) اسی نجات کی بابت اُن نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اُس فضل کے بارے میں جو تم پر ہونے کو تھا نبوت کی۔ اُنہوں نے اس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا روح جو اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دکھوں کی اور اُن کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا وہ کون سے اور کیسے وقت کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

چند اقتباسات میں بتایا گیا ہے کہ

روح القدس ، بیٹا یسوع مسیح اور خدا باپ ایک دوسرے کے ساتھ بطور ساتھی کارکن کام کرتے ہیں۔

اور وہ فردگیہ اور گلایتہ کے علاقہ میں سے گزرے کیونکہ روح القدس نے انھیں آسیہ میں کلام سنانے

سے منع کیا اور انھوں نے موسیہ کے قریب پہنچ کر بتوئیہ میں جانے کی کوشش کی مگر یسوع کے

روح نے انھیں جانے نہ دیا پس وہ موسیہ سے گزر کر تروآس میں آئے اور پولس نے رات کو رویا

میں دیکھا کہ ایک مکدنی آدمی کھڑا ہوا اُس کی منت کر کے کہتا ہے کہ پار اُتر کر مکدنیہ میں آ اور

ہماری مدد کر اُسکے رویا دیکھتے ہی ہم نے فوراً مکدنیہ میں جانے کا ارادہ کیا کیونکہ ہم اس سے یہ سمجھے

کہ خدا نے انھیں خوشخبری دینے کے لیے ہم بلایا ہے۔

یسوع نے پاس آکر اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم

جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن

کو یہ تعلیم دو کہ اُن باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک

ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ (متی ۲۸ : ۱۸-۲۰)

غور کریں یسوع زندہ ہو کر تین اشخاص / ہستیوں کو اسم واحد کے طور اکٹھے استعمال کرتا ہے۔

تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے سے خدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا  
تمہارے دلوں کو مُردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا تاکہ زندہ خدا کی عبادت کریں۔

(عبرانیوں ۹: ۱۴)

کیونکہ اسی کے وسیلے سے ہم دونوں کو ایک ہی روح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے۔

(افسیوں ۲: ۱۸)

یسوع نے کہا خدا باپ اس کے اندر رہتا ہے اور جو کام اُس نے زمین پر کیے دراصل باپ کے کام  
تھے۔ اُس کے شاگردوں نے یہ سچائی اُس سے سیکھی۔

کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں  
اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ (یوحنا ۱۴: ۱۰)

کیونکہ باپ کو پسند آیا کہ ساری معموری اُس میں سکونت کرے اور اُسکے خون کے سبب سے جو  
صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلے سے اپنے ساتھ میل کرے۔

(کلیسیوں ۱: ۱۹-۲۰)

کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ (کلیسیوں ۲ : ۹)

خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذمہ نہ

لگایا۔ (۲۔ کرنتھیوں ۵ : ۱۹)

ہم نے دیکھا کہ یسوع مسیح کلامِ پاک میں واضح طور دکھائی دیتا ہے کہ وہ باپ میں رہ کر کام کرتا ہے۔

فلپس نے اُس سے کہا اے خداوند باپ کو ہمیں دکھا۔ یہی ہمیں کافی ہے۔ یسوع نے اُس سے کہا اے فلپس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تو مجھے نہیں جانتا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دکھا؟ کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ (یوحنا ۱۴ : ۸ - ۱۰)

یسوع نے پکار کر کہا جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔ جو مجھ کو دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ (یوحنا ۱۲ : ۴۴ - ۴۵)

اگر تم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ (یوحنا ۱۴ : ۷)

یسوع نے جواب دیا اگر میں آپ اپنی بڑائی کروں تو میری بڑائی کچھ نہیں لیکن میری بڑائی میرا باپ کرتا ہے جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہے۔ (یوحنا ۸: ۵۴)

مریم اور اُس کی بہن مرتھا کے گاؤں بیت عنیاہ کا لعزر نام ایک بیمار تھا۔ یہ وہی مریم تھی جس نے خداوند پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونجھے۔ اُس کا بھائی لعزر بیمار تھا پس اُسکی بہنوں نے اُسے یہ کہلا بھیجا کہ اے خداوند! دیکھ جسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔ یسوع نے سن کر کہا کہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خدا کے جلال کے لیے ہے تاکہ اُس کے وسیلے سے خدا کے بیٹے کا جلال ظاہر ہو۔ (یوحنا ۱۱: ۱-۴)

جب وہ باہر چلا گیا تو یسوع نے کہا کہ اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور خدا نے اُس میں جلال پایا اور خدا بھی اُسے اپنے میں جلال دے گا۔ بلکہ اُسے فی الفور جلال دے گا۔ (یوحنا ۱۳: ۳۱-۳۲)

اور اب اے باپ! تو اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔ (یوحنا ۱۷: ۵)

خدا کا بیٹا۔۔۔۔۔ بطور ایک ہستی خدائے عظیم میں موجود ہے۔

اور اُس نے دنیا کی تخلیق کے دوران خدا میں رہ کر یہ کام کیا۔

اب ہم دنیا کی تخلیق اور خالق کے حوالے سے چند اقتباسات دیکھیں گے۔

واہ! خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے اُسکے فیصلے کس قدر ادراک سے پرے اور اُس کی

راہیں کیا ہی بے نشان ہیں خداوند کی عقل کو کس نے جانا؟ یا کون اُس کا صلاح کار ہوا۔ یا کس نے

پہلے اُسے کچھ دیا ہے جس کا بدلہ اُسے دیا جائے گا؟ کیونکہ اُس کی طرف سے اور اُسی کے وسیلے سے اور

اُسی کے لیے سب چیزیں ہیں اُسکی تمجید ابد تک ہوتی رہے۔ آمین۔ (رومیوں ۱۱: ۳۳ - ۳۶)

(غور کریں خدا کی صفتیں اُس کی مخلوق سے ظاہر ہوتی ہیں)

پس بتوں کی قربانیوں کے گوشت کھانے کی نسبت ہم جانتے ہیں کہ بُت دنیا میں کوئی چیز نہیں اور سوا

ایک کے اور کوئی خدا نہیں اگرچہ آسمان و زمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں (چنانچہ بہترے خدا

اور بہترے خداوند ہیں) لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے سب

چیزیں موجود ہوئیں اور ہم بھی اُسی کے وسیلے سے ہیں۔

(۱۔ کرنتھیوں ۸: ۴ - ۶)

[غور کریں خدا باپ سے اور خدا کے لیے یسوع مسیح کے ذریعے دنیا کی تخلیق ہوئی]

اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے سے اُس نے عالم بھی پیدا کیے۔ (عبرانیوں ۱: ۱-۲)

[غور کریں خدا نے دنیا یسوع مسیح کے وسیلے سے پیدا کی۔]

ایک مصنف اس اتحاد کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

ایک ہی خدا کو ثابت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی لاثانی خدا ہے اس کا موازنہ کسی دوسرے سے نہیں کیا جاسکتا۔

مختلف وجود ہونے کی بنا پر ایک ہی خدا نہیں ہے۔۔۔۔۔ ذرا سوچیں کہ ایک ہی خدا میں تین ہستیاں ہیں۔ تھوڑی دیر کے لیے تثلیث کو ایک طرف رکھ دیں۔ ایک اور پہلو دیکھیں اور یونانی دیومالائی کو دیکھیں وہاں پر آپ کو بارہ اولمپین دیوتا نظر آئیں گے۔ اس کے باوجود اُن میں ایک بڑے دیوتا خدا کا تصور بھی ہے۔ اُن سب دیوتاؤں میں انفرادی خوبیاں ہیں اور یہ بارہ دیوتاؤں کی خوبیاں ایک بڑے دیوتا میں مجتمع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تین ہستیوں کی خوبیاں خدا میں پائی جاتی ہیں خدا کی انفرادی خصوصیت نہیں بلکہ اُسی میں تین ہستیاں یا اشخاص ہیں یہ ایک دوسرے سے مدغم ہیں



یہ ابدی اور ناقابل جدا ہیں۔ ہر ایک میں دوسری دو موجود ہوتی ہیں۔ ہر ایک میں خدائی خوبیاں موجود ہیں گنتی کے لحاظ سے یہ الگ الگ کام نہیں کرتیں۔ سب کی حقیقت ایک ہی ہے اور وہ خدائے عظیم برتر ہے۔ اگر ہم اُن کو الگ الگ اُن کے کاموں کے حساب سے دیکھیں تو مغالطے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ بات سچ ہے کہ وہ ایک ہے یہ تین کا ایک ہے۔ یہ حقیقت جتنی مسلمانوں کے لیے ہے اتنی ہی مسیحیوں کے لیے ہے۔

[ڈبلیو آر: آر آر سی آر۔ ۱۴۲]

اور دوسرے انداز میں یہ اس طرح ہے:

دوسرا طریقہ کہ یہ روحانی ہستیاں / اشخاص کس طرح ایک دوسرے میں ملی ہیں اور ایک دوسرے میں باہم سکونت پذیر ہیں تکنیکی اصطلاح میں ایک کھیتی یا گھر کے گرداگرد رہنا ہے۔

آگسٹین اس کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ ایک دوسرے میں رہتے ہیں۔ اور وہ کبھی اکیلے نہیں ہوتے۔ ایک روحانی ہستی کی روحانی خوبی دوسرے سے مختلف نہیں ہے ایک خوبی دوسرے دو اشخاص میں بھی پائی جاتی ہے۔ باپ اور روح القدس ہمیشہ بیٹے کے اندر موجود رہتے ہیں اور بیٹا ہمیشہ باپ اور روح القدس میں سکونت پذیر رہتا ہے۔

[ڈبلیو آر: آر آر سی آر۔ ۷۱۳]

اس کا مطلب یہ ہے کہ:-

- جب ہم خدا سے اپنی ضروریات کے متعلق دعا کرتے ہیں۔ تو خدائے عظیم کی ہستی کل سنتی اور

جواب دیتی ہے۔

- جب ہم خدا کے زندہ بیٹے سے مانگتے ہیں کہ کمزوری میں ہماری مدد کر تو خدائے عظیم کی ہستی کل

سنتی اور ہماری مدد کرتی ہے۔ جب بیٹا دعا کا جواب دیتا ہے تو خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔

(یوحنا ۱۴: ۱۳-۱۴)

جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کرونگا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے اگر میرے نام سے

مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کرونگا۔

- جب ہم روح القدس سے کہتے ہیں کہ ہمیں مسیح کے بارے میں سکھا (کیونکہ وہ خدا کی صورت اور

باپ کو ظاہر کرنے والا ہے۔) تو ہستی کل اس کو سنتی اور ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

- جب پرستش اور شکرگزاری میں خدا کا نام لیتے ہیں تو ہم تین روحانی ہستیوں سے بات کر رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ تین ہستیاں ایک خدا میں موجود ہیں۔ جب ہم خدا کو ’’وہ‘‘ کہتے ہیں تو اس سے مُراد تین ہستیاں جو ایک خدا میں متحد ہیں۔

- خدا کے لیے ہم اُس / وہ He استعمال کرتے ہیں ہم اس کے لیے اُن / وہ they استعمال نہیں کرتے۔ تین ہستیوں کے باوجود ہم وہ He استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ایک ہے۔ کیونکہ وہ تینوں ایک دوسرے میں مدغم اور تثلیث میں موجود ہیں۔ ہستی کُل کے تین اشخاص ایک دوسرے سے مختلف ہیں ہم اس تصور کو سمجھنے کے لیے ایک ماہر الہیات کے بیان کو لیتے ہیں۔

جیثیت کے لحاظ سے تینوں ہستیاں / اشخاص ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ (۱) ہر ایک میں خدا کی فطرت موجود ہے۔ (۲) ہر ایک میں خدا کی شان و شوکت اور جلال موجود ہے۔ خدا دوسری دو ہستوں میں اعلیٰ نہیں بلکہ ایک جیسا ہے۔ (۳) تینوں ہستیوں میں ایک کی خصوصیت باقی دونوں میں بھی قائم ہے۔ لیکن تینوں ہستوں کے نام الگ الگ ہیں۔ اپنے انداز، عمل اور ظاہری اثرات کے لحاظ سے وہ کامل تثلیث ہیں۔ تاہم یہ تینوں ہستیاں مختلف طور سے سرگرم ہیں ہر ایک کی خوبی دوسرے کی بھی خوبی ہوتی ہے۔

اس بیان میں اب بھی بہت کچھ ہے۔ جو غیر واضح ہے۔ کیونکہ خدا کی ہستی بے انتہا گہری، عمیق، لامحدود، لامتناہی قادر مطلق، محبت سے بھری ہوئی، پاک و پوتر اور معاف کرنے والی ہے۔ وہ نئی زندگی، مسرت دینے والا اور مددگار ہے۔ وہ ماضی حال اور مستقبل میں ہر وقت موجود ہے۔

یہ خدا ہی ہے جس نے اپنی بے بہا پیچیدگیوں کے باوجود خود کو ظاہر کیا۔ کہ وہ وحدت کلی نہیں بلکہ وحدت نسبتی ہے۔ اُس نے خود کو ظاہر نہیں کیا کہ وہ کیسے تین میں ایک خدا ہے۔ شاید ہم اس بھید کو اُس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ وہ خود نہ ہمیں سمجھائے لیکن اُس نے خود کو کلام مقدس کے ذریعے منکشف کیا۔ پہلے بیان کیے گئے اقتباسات اور الفاظ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ ہم جانتے ہیں یہ بات سچ ہے لیکن یہ نہیں جانتے کیسے سچ ہے۔ تثلیث کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں مسئلہ تو ہمارا ہے کہ ہم اسے اچھی طرح سمجھ نہیں پاتے۔ اس کا اطلاق خدا کی بہت سی حقیقتوں پر ہوتا ہے۔

- ہم جانتے ہیں خدا اپنی مخلوق سے وقت کے کسی لمحے میں تعلق قائم رکھ سکتا ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ ابدی خدا یہ کیسے کرے گا؟

ہم جانتے ہیں خدا کو غصہ، خوشی، فخر اور رحم آسکتا ہے لیکن ہم نہیں جانتے ان جذبات و احساسات اور تجربات کا احساس کیسے ہو؟

- ہم جانتے ہیں خدا اپنے مستقبل کے وقت اور عمل کو جان سکتا ہے لیکن ہم ایسا نہیں جانتے کہ کیسے ہو سکتا ہے؟

- ہم جانتے ہیں کہ خدا کے وجود کی کوئی علت نہیں ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟

خدا نے ہر چیز کی وضاحت ہمیں نہیں بتائی۔ لیکن وہ ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم اُس کی آواز سنیں، قبول کریں۔ جو کچھ اُس نے ظاہر کیا ہے اُس کے مطابق زندگی گزاریں۔

غیب کا مالک تو خداوند ہمارا خدا ہی ہے پر جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ تک ہمارے اور ہماری اولاد کے لیے ہیں تاکہ ہم اس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں۔ (استثنا ۲۹ : ۲۹)

تیجا عنصر (خُدا دا پُتر)

اسی ایہدے بارے اپنے پچھلے مضمون ”کیویں خُدا دا بیٹا ہوسکدا اے تے ایہدے باوجود خُدا اک اے؟“ دے وچ گل بات کیتی سی۔ اسی ایہہ ویکھیا سی پئی خُدا تے اوہدے پُتر دے وچ دُہنگا روحانی تعلق پایا جاندا اے۔ اسی ایہہ نہیں جان پائے آں پئی ایہہ رشتہ کیویں ہوسکدا اے۔ کیوں جے ایہہ رشتہ ایس دُنیا دیاں حداں توں بے حد دُور اے تے پر ایہدے باوجود ایہہ سچائی خُدا توں ظاہر ہندی اے۔

تاریخ دے وچ خُداوند یسوع مسیح ناصری تے خُدا باپ دے وچکار ایہہ بہت پکا رشتہ پایا جاندا اے۔ یعنی ابدی خُدا بیٹا تے ابدی خُدا باپ دے درمیان۔ ابدی خُدا بیٹا یعنی بچہ یسوع (جیہڑا مریم دے بطن توں جمیا سی) او ابد توں قائم و دائم سی۔ جیویں خُدا باپ نے اپنی روحانی موجودگی دے لئی پاک روح نوں بھیجیا سی تاں پئی بہت ساریاں کماں نوں کیتا جاوے۔ ایویں ای خُدا باپ نے اپنے پیٹے نوں وی بھیجیا سی تاں پئی او جسم دے وچ رہ کے ایہناں کماں نوں پُورا کرے۔ جیویں پاک روح زمینی ہیکل دے وچ خُدا دی موجودگی نوں ظاہر کردا اے ایویں اے یسوع مسیح جسم دے وچ خُدا دی موجودگی نوں ظاہر کردا اے۔

یہودی زبان یعنی عبرانی دے وچ تے اسلامی روایات دے وچ یسوع نوں مسیح تے یونانی دے وچ مسیح نوں خرسٹس آکھدے نے۔ ایتھے او اپنے آپ نوں ابنِ آدم آکھدا اے تے انسانیت دے نال اپنا رشتہ جوڑدا اے۔ حزقی ایل تے دوجیاں نبیاں نے کجھ تھواواں تے خُدا نوں آدم زاد تے ابنِ آدم آکھیا اے۔ پر خُداوند یسوع مسیح دے بدن دے وچ جیہڑی شخصیت گل کردی اے او روحانی وی اے تے جسمانی وی۔ علمِ الہی دے ماہر ایہنوں تجسم آکھدے نے۔ جیویں مُسلمان ماہرِ الہیات قرآن مجید نوں خُدا دے الفاظ دی جسمانی صورت آکھدے نے۔ تے پاک کلام دے وچ خُدا ایہہ آکھدا اے پئی خُدا نے اپنے بیٹے نوں زمین اُتے بھیج دتا۔

یسوع مسیح ناصری اپنی زمینی حیاتی تو پہلاں ابد توں سی۔ ایس حوالے توں کجھ آیتاں ایویں بیان کیتیاں گئیاں نے:

یسوع مسیح نے آپ آکھیا سی پئی او اپنی زمینی حیاتی توں پہلاں آسمان اُتے اپنے جاہ و جلال دے نال موجود سی۔ تے فیر خُدا نے اوہنوں زمین اُتے بھیجیا۔

(یوحنا ۳: ۱۳، یوحنا ۶: ۳۳، یوحنا ۶: ۳۸، یوحنا ۶: ۶۲، یوحنا ۸: ۲۳، یوحنا ۸: ۴۲، یوحنا

۱۰: ۳۰ - ۳۹، یوحنا ۱۶: ۲۸، ۱۶، یوحنا ۱۷: ۵)

یوحنا دی انجیل دے ۳ باب دی ۱۳ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے آسمان اُتے کوئی نہیں چڑھیا سوائے اوہدے جیہڑا آسمان توں اُتریا یعنی ابنِ آدم جیہڑا آسمان وچ اے۔

یوحنا ۶ باب دی ۷۳ تے ۳۸ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

یسوع نے اوہناں نوں آکھیا میں تہانوں سچ آکھدا آں پئی موسیٰ نے تے او روٹی آسمان توں تہانوں نہ دتی پر میرا باپ تہانوں آسمان توں حقیقی روٹی دیندا اے۔ کیوں جے خُدا دی روٹی او ہے جیہڑی آسمان توں اُتر کے جہان نوں حیاتی بخشدی اے۔ اوہناں نے اوہنوں آکھیا اے خُداوند ایہہ روٹی سانوں ہمیشہ دیا کر۔ یسوع نے اوہناں نوں آکھیا پئی حیاتی دی روٹی میں آں۔

یوحنا دی انجیل دے ۶ باب دی ۶۰ توں ۶۳ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

اوہنے فیر اوہناں نوں آکھیا میں جاندا آں تے تُسی مینوں لبھو گے تے اپنیاں پاپاں دے وچ مرو گے۔ جتھے میں جاندا آں تُسی اتھے نہیں آسکدے۔ تے یہودیاں نے آکھیا کیہ او اپنے آپ نوں مار دیوئے گا جیہڑا آکھدا اے پئی جتھے میں جاندا آں تُسی نہیں آسکدے؟ اوہنے اوہناں نوں آکھیا تُسی پیٹھاں دے او میں اُتے دا آں۔ تُسی دُنیا دے او میں دُنیا دا نہیں آں۔



یوحنا ۸ باب دی ۳۹ توں ۴۲ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

اوہناں نے جواب دے وچ اوہنوں آکھیا ساڈا باپ تے ابراہام اے۔ یسوع نے اوہناں نوں آکھیا جے تسی ابراہام دے پتر ہندے تے ابراہام جے کم کردے۔ پر ہُن تسی میرے جیسے بندے نوں قتل کرن دی کوشش دے وچ اوہنے تہانوں او ای حق گل دسی جیہڑی خدا توں سنی۔ ابراہام نے تے ایہہ نہیں کیتا سی۔ تسی اپنے باپ جیہاں کماں نوں کردے او۔ اوہناں نے آکھیا پئی اسی حرام توں پیدا نہیں ہوئے ساڈا اک باپ اے یعنی خدا۔ یسوع نے اوہناں نوں آکھیا پئی جے تہاڈا باپ خدا ہندا تے تسی میرے نال محبت رکھدے۔ ایس لئی پئی میں خدا دے وچوں نکل آیا آں۔ کیوں جے میں آپ نہیں آیا سگوں اوہنے مینوں بھیجا اے۔

یوحنا ۱۶ باب دی ۲۵ توں ۲۸ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

میں ایہہ گلاں تہانوں تمثیلاں دے وچ آکھیاں۔ او ویلا آندا اے پئی فیر تہانوں تمثیلیاں دے وچ نہیں آکھاں گا۔ سگوں صاف صاف تہانوں باپ دی خبر دیواں گا۔ اوس دن تسی میرے نال توں منگو گے تے میں ایہہ نہیں آکھدا پئی باپ توں تہاڈے لئی درخواست کراں گا۔ ایس لئی پئی باپ تے آپ ای تہانوں عزیز رکھدا اے۔ کیوں جے تسی مینوں عزیز رکھیا اے تے ایمان لیائے او پئی میں باپ

ولوں نکلیا آں۔ میں باپ توں نکلیا تے دُنیا دے وچ آیا آں۔ فیر دُنیا توں رُخصت ہو کے باپ دے ول  
جاندا آں۔

یوحنا دی انجیل دے ۱۴ باب دیاں پہلیاں ۵ آیتاں دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

یسوع نے ایہہ گلاں اگھیاں تے اپنیاں اگھیاں آسمان دے ول نوں چک کے اگھیا اے باپ! او گھڑی  
آپہنچی اے۔ اپنے پتر دا جلال ظاہر کرتاں پئی تیرا جلال ظاہر ہوئے۔ تے تُو ہر بشر دے اُتے اوہنوں  
اختیار دتا اے تاں پئی جہناں نوں تُو اوہنوں بخشیا اے اوہناں ساریاں نوں او ہمیشہ دی جیاتی دیوئے۔  
تے ہمیشہ دی جیاتی ایہہ ہے پئی او خدائے واحد تے برحق نوں تے یسوع مسیح نوں جنہوں تُو بھیجا  
اے جان۔ جیہڑا کم تُو مینوں کرن دے لئی دتا سی اوہنوں پورا کردیاں ہوئیاں میں زمین دے اُتے  
تیرا جلال ظاہر کیتا اے۔ تے ہُن اے باپ تُو اوس جلال توں جیہڑا میں پیدائش توں پہلاں تیرے  
نال رکھدا سی مینوں اپنے نال جلالی بنا دے۔

خدوند یسوع مسیح دا ایہہ بیان بے حد واضح تے مُستند اے تے جے اسی پاک کلام دیاں سچائیاں دے  
اُتے ایمان رکھدے آں تے ضرور اے پئی اسی ایہناں ساریاں گلاں نوں منئیے۔ تے ایویں ایس گل دا  
انکار نہیں کیتا جاسکدا اے پئی خدوند یسوع مسیح اپنی زمینی جیاتی توں پہلاں خدائے نال اوہدے  
جلال دے وچ موجود سی۔ کیوں جے خدوند یسوع مسیح دیاں حواریاں نے اوہدے توں ایہہ سکھیا سی

پئی او پہلاں توں خُدا باپ دے جلال دے وچ خالق خُدا دے طور تے ہر اک شے نوں بحال کرن والے دے طور تے موجود سی۔

مثالاں:

۲ تیمتھیس ۱ باب دی ۸ توں ۱۰ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

پس ساڈے خُداوند دی گواہی دیون توں میرے توں جیہڑا اوہدا قیدی آں شرم نہ کر۔ سگوں خُدا دی قُدرت دے موافق خُو شخبری دی خاطر میرے نال دُکھ اُٹھا۔ جنے سانوں نجات دتی اے تے پاک بَلاوے دے نال بَلايا اے تے ساڈیاں کماں دے موافق نہیں سگوں اپنے خاص ارادے تے اوس فضل دے موافق جیہڑا یسوع مسیح دے ظہور توں ظاہر ہويا اے جنے موت نوں نیست تے حیاتی تے بقا نوں ایس خُو شخبری دے وسیلے دے نال روشن کر دتا اے۔

یوحنا دی انجیل دے ۳ باب دی ۳۱ توں ۳۶ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

جیہڑا اُتوں آوندا اے او ساریاں توں اُتے ہے۔ جیہڑا زمین توں اے او زمین توں ای اے تے زمین دی ای اکھدا اے جیہڑا آسمان توں آوندا اے او ساریاں توں اُتے ہے۔ جو کُجھ اوہنے ویکھیا تے سُنیا اے اوہدی گواہی دیندا اے تے کوئی اوہدی گواہی قبول نہیں کردا اے۔ جنے اوہدی گواہی نوں قبول کیتا

اوہنے ایس گل اُتے مہر کر دتی اے پئی خُدا سچا اے کیوں جے جنوں خُدا نے بھیجیا اے او خُدا دیاں  
گلاں اکھدا اے ایس لئی پئی خُدا روح نوں ناپ ناپ کے نہیں دیندا اے۔

باپ بیٹے دے نال محبت رکھدا اے تے اوہنے ساریاں شیواں اوہدے ہتھ دے وچ دے دیتیاں نے۔  
جیہڑا بیٹے دے اُتے ایمان لیاوند اے ہمیشہ دی جیاتی اوہدی اے۔ پر جیہڑا بیٹے دی نہیں منندا اے  
جیاتی نوں نہیں دیکھے گا سگوں اوہدے اُتے خُدا دا غضب رہندا اے۔

ایہہ الفاظ یوحنا بہتسمہ دیوں والے دے نے۔

گلسیوں دے نال خط ۱ باب دی ۱۵ اتوں ۲۰ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

او اندیکھے خُدا دی صورت تے تمام مخلوقات توں پہلاں مولود اے۔ کیوں جے اوہدے وچ ای ساریاں  
شیواں پیدا کیتیاں گئیاں اُسمان دیاں ہون یا زمین دیاں۔ دیکھیاں ہون یا اندیکھیاں، تخت ہون یا  
ریاستاں یا حکومتاں یا اختیارات۔ ساریاں شیواں اوہدے ای وسیلے تے اوہدے ای واسطے پیدا ہوئیاں  
نے۔ تے او ساریاں شیواں توں پہلاں ہے تے اوہدے وچ ای ساریاں شیواں قائم رہندیاں نے تے او  
ای بدن یعنی کلیسیا دا سر اے۔ او ای ابتدا اے تے مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن والیاں دے وچوں  
پہلوٹھاتاں پئی ساریاں گلاں دے وچ اوہدا اول درجہ ہوئے۔ کیوں جے باپ نوں ایہہ پسند آیا پئی

ساری معموری اوہدے وچ سکونت کرے تے اوہدے لہو دے سببوں جیہڑا صلیب دے اُتے و گیا صلح  
کر کے ساریاں شیواں دا اوہدے وسیلے دے نال اپنے نال میل کر لیوے بھائیں زمین دیاں ہوں  
بھائیں آسمان دیاں۔

فلیپیوں ۲ باب دی ۴ توں ۱۲ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

ہر اک اپنے حال اُتے نہیں سگوں ہر اک دوجے دے حال دے اُتے وی نظر رکھے۔ ویسا ای مزاج  
رکھو جیسا کہ مسیح یسوع دا سی۔ اوہنے بھائیں جے خُدا دی صورت تے سی خُدا دے برابر ہوں نوں  
قبضے دے وچ رکھن دی شے نہ جانیا سگوں اپنے آپ نوں خالی کر دتا تے خادم دی صورت اختیار کیتی  
تے انساناں دے مُشاہہ ہو گیا تے انسانی شکل دے وچ ظاہر ہو کے اپنے آپ نوں پست کر دتا۔ تے  
استھوں تیکر فرمانبردار رہیا پئی موت سگوں صلیبی موت وی گوارا کیتی۔ ایس واسطے خُدا نے وی  
اوہنوں بہت سربلند کیا تے اوہنوں او ناں بخشیا جیہڑا ساریاں ناواں توں اُچا سی۔ تاں پئی یسوع دے  
ناں توں ہر اک گھٹنا جھکے بھائیں آسمانیاں دا ہوئے بھائیں زمینیاں دا بھائیں اوہناں دا جیہڑے زمین  
دے پٹھاں نے تے خُدا باپ دے جلال دے لئی ہر اک زبان اقرار کرے پئی یسوع مسیح خُداوند  
اے۔ پس اے میرے عزیزو! جیویں تہی ہمیشہ فرمانبرداری کردے آئے او ایویں ای ہُن وی نہ

صرف میری حاضری دے وچ سگوں میری غیر حاضری دے وچ ڈردے تے کمبدے ہوئیاں اپنی نجات دے کم کردے جاؤ۔

یوحنا دے پہلے خط دے ۳ باب دی ۸ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

خُدا بیٹا ایس لئی ظاہر ہويا سی پئی او ایلیس دیاں کماں نوں مٹائے۔

یوحنا دے پہلے خط دے ۴ باب دی ۸ توں ۱۰ آیت دے وچ لکھیا ہويا اے:

جیہڑی محبت خُدا نوں ساڈے نال او ایہدے توں ظاہر ہوئی اے پئی خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے نوں دُنیا دے وچ بھیجیا اے تاں پئی اسی اوہدے سببوں جیوندے رہیے۔ محبت ایہدے وچ نہیں اے پئی اسی خُدا دے نال محبت کیتی اے سگوں ایہدے وچ اے پئی اوہنے (خُدا نے) ساڈے نال محبت کیتی اے تے ساڈیاں پاپاں دے کفارے دے لئی اپنے بیٹے نوں بھیجیا اے۔

یوحنا دی انجیل دے ۳ باب دی ۱۶ تے ۱۷ آیت دے وچ لکھیا ہويا اے:

کیوں جے خُدا نے دُنیا دے نال اچھی محبت رکھی پئی اوہنے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دتا سی تاں پئی جو کوئی اوہدے اُتے ایمان لیاوے ہلاک نہ ہوئے سگوں ہمیشہ دی جیاتی پاوے۔ کیوں جے خُدا نے بیٹے نوں

دُنیا دے وچ ایس لئی نہیں بھیجیا سی پئی دُنیا دے اُتے سزا دا حکم کرے سگوں ایس لئی پئی دُنیا  
اوہدے وسیلے دے نال نجات پاوئے۔

عبرانیوں ۱ باب دیاں پہلیاں ۴ آیتیاں دے وچ ایویں بیان اے:

اگلے زمانے دے وچ خُدا نے باپ دادے دے نال حصہ بہ حصہ تے طرح بہ طرح نبیاں دی رانیں کلام  
کر کے ایس زمانے دے اخیر دے وچ ساڈے نال پیٹے دی رانیں کلام کیتا اے جمنوں اوہنے ساریاں  
شیواں دا وارث ٹھہرایا اے تے جہدے وسیلے دے نال اوہنے عالم وی پیدا کیتے نے۔ او اوہدے جلال  
دا پرتوتے اوہدی ذات دا نقش ہو کے ساریاں نوں دھو کے عالم بالا تے کبریا دے سبجے پاسے جا بیٹھیا۔  
یوحنا دی انجیل دے پہلے باب دیاں پہلیاں ۳ آیتاں تے ۴ ویں آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

ابتدا دے وچ کلام سی تے کلام خُدا دے نال سی تے کلام ای خُدا سی۔ ایہہ ای ابتدا دے وچ خُدا دے  
نال سی ساریاں شیواں اوہدے ای وسیلے دے نال پیدا ہوئیاں تے جو کجھ وی پیدا ہویا اوہدے وچوں  
کوئی شے وی اوہدے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ تے کلام مجسم ہویا تے فضل تے سچائی دے نال معمور  
ہو کے ساڈے درمیان رہیا۔

رومیوں ۸ باب دی ۳ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

ایس لئی جیہڑے کم نوں شریعت جسم دے سببوں کمزور ہو کے نہ کر سکی او خُدا نے کیتا۔ یعنی اوہنے اپنے پیٹے نوں گناہ آلودہ جسم دی صورت دے وچ گناہ دی قُربانی دے لئی بھیج کے جسم دے وچ گناہ دی سزا دا حُکم دتا۔

تیمتھیس باب دی ۱۵ توں ۷ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

ایہہ گل سچ تے ہر طرح دے نال قبول کرن دے لائق اے پئی مسیح یسوع گناہگاراں نوں نجات دیون دے لئی ایس دُنیا دے وچ آیا جنناں وچ ساریاں توں پہلاں میں آں۔ پر میرے اُتے رحم ایس لئی ہویا پئی یسوع میرے وڈے گناہ گار دے وچ اپنا کمال تحمل ظاہر کرے۔ تاں پئی او لوکی ہمیشہ دی حیاتی دے لئی اوہدے اُتے ایمان لیاون گے اوہناں دے لئی میں نمونہ ہواں گا۔ ہُن ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی ناویدہ واحد خُدا دی عزت تے تمجید ابدالآباد ہندی رہوئے۔ آمین

اک واری فیر ویکھو ایہہ آیتاں بہت واضح حقیقتاں تے مبنی اے۔ عظیم خُدا دے وچ تیجا عنصر پیٹے نوں جانیا جاندا اے۔ ایہنوں کلام خُدا دی صورت تے خُدا دی فطرت دا اظہار وی آکھیا جاندا اے۔ ایہہ عنصر آسمان دے ولوں زمین تے انسانی صورت دے وچ بھیجا گیا اے پئی ایہہ ظاہر ہوئے کہ خُدا کیسا اے۔ تے ایویں خُدا نے اپنی محبت نوں ساڈے اُتے ظاہر کیتا اے۔ جیہڑی جُدائی ساڈیاں اخلاقی ناکامیاں توں پیدا ہو چُکی سی اوس مسئلے نوں ایویں حال کیتا گیا اے۔



یاد رکھو پئی ایہہ صرف کجھ آیتاں ای نہیں جنہاں نوں دوجیاں نوں دھوکا دیون دے لئی بنایا یا بسجاد کیتا گیا ہوئے۔ یا ایہناں دا وہدا بعد دے وچ نہیں کیتا گیا اے سگوں ایہہ تے خداوند یسوع مسیح دے اختیار تے مُنادی دی قوت دے وچ ریڑھ دی ہڈی دی حیثیت رکھدیاں نے۔

جیویں قدیم یہودی ہیپکل نوں جیہڑی لکڑی تے پتھر دے نال بنائی گئی سی مکمل طور تے خدا دی حضوری دی علامت خیال کردے سن ایہدے توں ہرگز مراد ایہہ نہیں اے پئی خدا آسمان اُتے نہیں اے۔ مسیح دے مجسم ہون دے بعد ایہدے توں مراد ایہہ وی نہیں اے پئی ہُن خدا آسمان اُتے نہیں اے سگوں یاد رکھو پئی خدا دے لئی زماں و مکاں دی قید نہیں اے۔ خدائے عظیم و برتر کدی وی تقسیم نہیں ہندا اے یا تن عناصر یا ہستیاں کدی وی دکھریاں نہیں ہندیاں نے۔

اصل دے وچ آسمانی باپ تے زمینی بیٹے دے وچ کدی نہ ٹٹن والا اتحاد ایہناں آیتاں دے وچ دیکھن نوں ملدا اے۔ جدوں خداوند یسوع مسیح ایس زمین تے سی تے اوہنے ایہہ اگھیا سی۔ یوحنا ۵ باب دی ۱۹ تے ۲۰ آیت دے وچ اسی ایہہ دیکھدے آں:

میں تہانوں سچ اکھدا آں پئی بیٹا اپنے آپ کجھ نہیں کر سکدا اے سوائے اوہدے جو باپ نوں کردیاں ویکھدا اے۔ کیوں جے جنہاں کماں نوں او کردا اے اوہناں نوں بیٹا وی ایویں ای کردا اے۔ ایس لئی

پئی باپ پیٹے نوں عزیز رکھدا اے تے جنے کم آپ کردا اے اوہنوں وی دکھاوندا اے سگوں ایہناں توں  
وی وڈے وڈے کم اوہنوں دکھائے گا تاں پئی تسی حیران ہوؤ۔

تے یوحنا دی انجیل دے ۵ باب دی ۳۰ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

میں اپنے آپ توں کجھ نہیں کر سکدا جیویں سندا آں عدالت کردا آں تے میری عدالت راست اے۔  
کیوں جے میں اپنی مرضی نہیں سگوں اپنے بھیجن والے دی مرضی چاہندا آں۔

یوحنا ۱۴ باب دی ۶ توں ۱۰ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

یسوع نے اوہنوں آکھیا راہ حق تے حیاتی میں آں کوئی میرے وسیلے دے بغیر باپ دے کول نہیں  
آوندا۔ جے تسی مینوں جانیا ہندا تے میرے باپ نوں وی جاندا ہن اوہنوں جاندا اوتے ویکھ لیا  
اے۔ فلپس نے اوہنوں آکھیا اے خداوند باپ نوں سانوں دکھا۔ ایہہ ای سانوں کافی اے۔ یسوع نے  
اوہنوں آکھیا اے فلپس میں اپنی دیر توں تھماڈے نال آں کیہ تسی مینوں نہیں جاندا۔ جہنے مینوں  
ویکھیا اوہنے باپ نوں ویکھیا تو کیوں آکھدا ایں پئی باپ نوں سانوں دکھا؟ کیہ تو یقین نہیں کردا ایں پئی  
میں باپ وچ آں تے باپ میرے وچ اے۔ ایہہ گلاں جیہڑیاں میں تھانوں آکھدا آں اپنے ولوں  
نہیں آکھدا آں پر باپ میرے وچ رہ کے اپنیاں کماں نوں کردا اے۔

خُدا دا پاک کلام سانوں زور دیندیاں ہوئیاں ایہہ آکھدا اے پئی اسی یقین رکھئیے پئی خُدا دا بیٹا ازل  
توں ای خُدا ئے برتر دے وچ قائم و دائم اے۔ اوہنوں خُدا نے یسوع مسیح دی صورت وچ زمین تے  
بھیجا اے۔

عنصر نمبر ۴:

ایہہ تِن عناصر اک دوجے توں وکھرے نے تے اک دوجے دے نال رل کے کم کردے نے۔ ایہدے  
باوجود ایہناں دی اپنی پہچان اے تے او اک دوجے دے نال مل کے کم کردے نے۔

ہُن اسی پاک کلام دے وچوں ایہناں تیناں عناصراں دے بارے سکھاں گے جیہڑے وکھرے وکھرے  
نے۔ او وکھرے وکھرے اک دوجے دے نال تعامل کردے نے تے ایہدے باوجود خُدا اک اے تے  
ایہہ تِن عناصر وکھرے وکھرے نے۔

باپ پیٹے توں وکھرا اے تے دو ہستیاں اک دوجے دے نال رل کے کم کردیاں نے۔ ایہدے بارے کجھ  
گلاں اسی پہلاں کر لیاں نے تے ہُن میں اوہناں دا کجھ خاکہ پیش کردا آں۔

باپ تے بیٹا اک دوجے توں فرق نے تے دونوں ہستیاں اک دوجے دے نال مل کے کم کردیاں نے۔

ایہہ گل اوہناں حوالیاں توں ظاہر ہندی اے جہناں دے وچ باپ پیٹے نوں بھیجدا اے تے بیٹا باپ دی مندا اے تے بیٹا باپ دا جلال ظاہر کردا اے۔

ایس گل دے اُتے دھیان کرو پئی بیٹا باپ توں دُعا کردا اے۔ (پاک کلام دے وچ کئی واری ایہہ بیان کیتا گیا اے) باپ پیٹے دی عزت کردا اے۔ جیویں پئی اسی متی ۷ باب دی ۵ آیت دے وچ ویکھدے آں:

او ایہہ اکھدا ای پیا سی تے ویکھو اک نورانی بدل نے اوہناں دے اُتے پرچھاواں کر لیا تے اوس بدل دے وچوں ایہہ آواز آئی ایہہ میرا پیارا بیٹا اے جمدے توں میں خوش آں ایہدی سُنو۔۔۔

باپ روح توں وکھرا اے تے دونویں ای ہستیاں اک دوجے دے نال مل کے کم کردیاں نے۔

اسی ویکھدے آں پئی باپ نے کئی واری روح نوں بھیجیا سی تے روح خُدا دی تہہ دیاں گلاں نوں جان لیندا اے۔

ایس گل دے اُتے دھیان کرو پئی روح باپ توں دُعا کردا اے۔

رومیوں ۸ باب دی ۲۶ تے ۲۷ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

ایویں روح وی ساڈی کمزوری دے وچ ساڈی مدد کردا اے۔ کیوں جے جیویں سانوں دُعا کرنا چاہیدی  
اے اسی نہیں جاندے آں۔ پر روح آپ اجیاں آہاں بھر بھر کے ساڈی شفاعت کردا اے جمدایان  
نہیں ہوسکدا اے تے دلاں دا پرکھن والا جاندا اے پئی روح دی نیت کیہ اے۔ کیوں جے خُدا دی  
مرضی دے موافق مُقدسوں دی شفاعت کردا اے۔

روح بیٹے توں دکھرا اے تے دونویں رل کے اکٹھے کم کردے نے۔

بیٹا باپ توں روح نوں بھیجدا اے (جدوں بیٹا آسمان اُتے گیا سی)

تے روح بیٹے دی گواہی دیندا اے۔ یوحنا دی انجیل ۱۵ باب دی ۲۶ آیت دیکھو:

پر جدوں آو مددگار آوئے گا جنہوں میں تہاڈے کول باپ دے ولوں بھیجیاں گا یعنی روح حق جیہڑا باپ  
توں صادر ہندا اے او میری گواہی دیوئے گا۔

تے یوحنا دی انجیل دے ۱۶ باب دی ۱۴ تے ۱۵ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

روح بیٹے نوں جلال دیندا اے۔ او میرا جلال ظاہر کرے گا ایس لئی پئی میرے توں ای حاصل کردیاں  
ہوئیاں تہانوں خبراں دیوئے گا۔

بیٹے دے خلاف بولنا ہو رگل اے تے روح دے خلاف بولنا ہو رگل اے۔

متی ۱۲ باب دی ۳۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے جیہڑا کوئی ابنِ آدم دے خلاف کوئی گل آکھے گا او تے مُعاف کیتی جاوے گی پر جیہڑا کوئی روحِ پاک دے خلاف کوئی گل آکھے گا او اوہنوں مُعاف نہیں کیتی جاوے گی۔

او دونویں ای ساتھی بن کے خُدا دیاں کماں نوں کردے نے۔

۱ کرنتھیوں ۶ باب دی ۱۱ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

تے کُجھ تہاڈے وچوں ایویں ای سن۔ پر تہسی خُداوند یسوع مسیح دے نال توں تے ساڈے خُدا دی روح توں دُھل گئے تے پاک ہوئے تے راستباز ٹھہرے۔

۱ پطرس ۱ باب دی ۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے خُدا باپ دے علمِ سابق دے موافق روح دے پاک کرن دے نال فرمانبردار ہوئے تے یسوع مسیح دا لہو چھڑ کے جاون دے لئی برگزیدہ ہوئے نے تے فضل تے اطمینان تہانوں زیادہ حاصل ہندا رہوئے۔

بیٹے نے روح دی رائیں خُدا دے حضور اپنی قربانی دتی۔

عبرانیوں ۹ باب دی ۱۴ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

تے مسیح دا لہو جھنے اپنے آپ نوں ازلی روح دے وسیلے خُدا دے نال بے عیب قربان کر دتا تہاڈیاں  
دلاں نوں مُردہ کماں توں کیوں نہ پاک کرے گا۔ تاں پئی جیوندے خُدا دی عبادت کرو۔

ہُن جے ایہناں آیتاں دے وچ تضاد پایا جاندا اے تے اسی ایس آزمائش دا شکار ہوسکدے آں پئی خُدا  
تِن نے پر اسی ایویں نہیں کرسکدے آں۔ کیوں جے خُدا دا پاک کلام واضح طور تے ایہہ بیان کردا  
اے پئی خُدا صرف اک اے۔ پر اک خُدا دے وچ تِن عناصر کم کردے نے پر ایہدے باوجود او  
وکھرے وکھرے نے۔ سگوں او اک دوجے دے وچ مدغم نے (جیویں پئی بیٹا باپ وچ تے باپ بیٹے  
وچ) پر تاں وی او وکھرے وکھرے نے جدوں خُدا باپ کُجھ کردا اے تے او ایہناں تِناں نوں اپنے نال  
رلا لیندا اے۔

پاک کلام دے وچ ایہناں دا اتحاد کامل اے۔ پر اک ای حوالے دے وچ اوہناں دے نام بدل کے  
ورتے گئے نے۔

ایہناں مثالیں نوں دیکھو:

پاک روح نوں خُدا دے روح دے طور تے وی سدیا جاندا اے، ایہہ واضح ہونا چاہیدا اے۔

مستی ۱۰ باب دی ۱۷ آیت ۲۰ دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

پر آدمیاں توں خبردار رہو کیوں جے او تہانوں عدالتاں دے حوالے کرن گے تے اپنیاں عبادتخاناں  
دے وچ تہانوں کوڑے مارن گے تے تسی میرے سببوں حکماں تے بادشاہاں دے سامنے حاضر کیتے جاؤ  
گے تاں پئی اوہناں تے غیر قوماں دے لئی گواہی ہوؤ۔ پر جدوں او تہانوں پھڑواون تے تسی فکر نہ کرو  
پئی اسی کیہ اگھاں گے یا کیویں اگھاں گے۔ کیوں جے جو کجھ اگھیا جانا ہوئے گا اوس ای گھڑی تہانوں  
دس دتا جاوئے گا۔ کیوں جے بولن والے تسی نہیں سگوں تہاڈے باپ دا روح اے جیہڑا تہاڈے وچ  
بولدا اے۔

موازنہ:

لوقا ۱۲ باب دی ۱۱ تے ۱۲ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

تے جدوں او تہانوں عبادتخاناں وچ تے حکماں تے اختیار والیاں دے کول لے جاوون گے تے فکر نہ  
کرنا پئی اسی کیہ جواب دیوان گے یا کیہ اکھئیے۔ کیوں جے پاک روح اوس ای گھڑی تہانوں سکھا دیوئے  
گا پئی کیہ اکھنا اے۔



پاک روح نوں خُدا دا روح تے خُدا دے روح نوں بیٹے دا روح وی آکھیا جاسکدا اے۔ ایہہ گل مسیح دی پیدائش توں پہلاں وی بیان کیتی گئی اے۔

رومیوں ۸ باب دی ۹ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

پر تسی جسمانی نہیں روحانی او شرط ایہہ پئی خُدا دا روح تہاڈے وچ وسیا ہویا اے۔ پر جمدے وچ مسیح دا روح نہیں او اوہدا نہیں اے۔

گلٹیوں ۴ باب دی ۶ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

کیوں جے تسی بیٹے او ایس لئی خُدا نے اپنے بیٹے دا روح ساڈیاں دِلاں دے وچ بھیجیا جیہڑا ابا یعنی اے باپ کہہ کے پُکاردا اے۔

فلپیوں ۱ باب دی ۱۹ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

کیوں جے میں جاندا آں پئی تہاڈی دُعا تے یسوع مسیح دے روح دا انعام توں اوہدا انجام میری نجات ہوئے گا۔

۱ پطرس ۱ باب دی ۱۰ تے ۱۱ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

ایس ای نجات دے بارے اوہناں نبیاں نے بڑی تلاش تے تحقیق کیتی جہناں نے اوس فضل دے  
بارے جیہڑا تہاڈے اُتے ہون والا سی نبوت کیتی۔ اوہناں نے ایس گل دی تحقیق کیتی پئی مسیح دا  
روح جیہڑا اوہناں دے وچ سی تے پہلاں توں مسیح دیاں دکھاں تے اوہناں توں بعد دے جلال دی  
گواہی دیندا سی اوکون اے تے کیہڑے ویلے دے ول نوں اشارہ کردا سی۔

کجھ حوالیاں دے وچ ایہہ دسیا گیا اے پئی:

خُدا نے پاک روح، خُدا بیٹا تے خُدا باپ اک دُوبے دے نال رل کے کم کردے نے۔ او فروگیہ تے  
گلتییہ دے علاقے دے وچوں لہنگے کیوں جے پاک روح نے اوہناں نوں آسیہ دے وچ کلام سُناون توں  
منع کیتا سی تے اوہناں نے موسیہ دے کول پہنچ کے بتونیہ جاون دی کوشش کیتی پر یسوع دے روح  
نے اوہناں نوں نہ جاون دتا۔ تے او موسیہ دے وچوں لہنگ کے تروآس وچ آئے تے پولوس نے رات  
نوں رویا دے وچ ویکھیا پئی اک مکدنی آدمی کھلوتا اوہدی منت کر کے آکھدا اے پئی پار اُتر کے مکدونیہ  
وچ آتے ساڈی مدد کر۔ اوہدے رویا ویکھدیاں ای اسی فوراً مکدونیہ جاون دا ارادہ کیتا کیوں جے اسی  
ایہدے توں ایہہ سوچدے سی پئی خُدا نے اوہناں نوں خُو شخبری دیون دے لئی سانوں بلایا اے۔

تے فیر متی ۲۸ باب دی ۱۸ توں ۲۰ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

یسوع نے کول آ کے اوہناں دے نال گلاں کیتیاں تے اگھیا پئی آسمان تے زمین دا سارا اختیار مینوں دتا گیا اے۔ تے تئسی جا کے ساریاں قوماں نوں شاگرد بناؤ تے اوہناں نوں باپ پیٹے تے پاک روح دے نال توں بپتسمہ دو۔ تے اوہناں نوں ایہہ آکھ کے تعلیم دو پئی اوہناں گلاں دے اُتے عمل کرو جہناں دا میں تہانوں حکم دتا اے تے ویکھو میں دُنیا دے اخیر تیکر ہمیشہ تہاڈے نال آں۔

دھیان کرو پئی خُداوند یسوع مسیح نے جیوندہ ہون دے بعد تنہا ہستیاں نوں واحد دے طور تے بیان کیتا اے۔

عبرانیوں ۹ باب دی ۱۴ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

تے مسیح دا لہو جھنے اپنے آپ نوں ازلی روح دے وسیلے دے نال خُدا دے سامنے بے عیب قربان کر دتا تہاڈیاں دلاں نوں مُردہ کماں توں کیوں نہ پاک کرے گا تاں پئی جیوندے خُدا دی عبادت کرو۔

افسیوں ۲ باب دی ۱۸ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

کیوں جے ایہدے ای وسیلے سانوں دونوں نوں اک ای روح دے وچ باپ دے کول رسائی ہندی اے۔

یسوع نے اگھیا پئی خُدا باپ اوہدے اندر رہندا اے۔ تے جیہڑے کم اوہنے زمین اُتے کیتے نے ایہہ اصل دے وچ باپ دے کم سن۔ اوہدیاں حواریاں نے ایس سچائی نوں اوہدے کولوں سکھیا سی۔

یوحنا ۱۴ باب دی ۱۰ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

کیہ تُو یقین نہیں کردا ایں پئی میں باپ دے وچ آں تے باپ میرے وچ اے؟ ایہہ گلاں جیہڑیاں میں تہانوں آکھدا آں اپنے ولوں نہیں آکھدا آں پر باپ میرے وچ رہ کے اپنے کم کردا اے۔

تے گلگیوں ۱ باب دی ۱۹ تے ۲۰ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

کیوں جے باپ نوں پسند آیا پئی ساری معموری اوہدے وچ سکونت کرے اوہدے لہو دے سببوں جیہڑا صلیب دے اُتے وگیا صلح کر کے ساریاں شیواں دا اوہدے وسیلے دے نال اپنے نال میل کرے۔

گلگیوں ۲ باب دی ۹ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

کیوں جے الوہیت دی ساری معموری اوہدے وچ ای مجسم ہو کے سکونت کردی اے۔

۲ کرنتھیوں ۵ باب دی ۱۹ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

خُدا نے مسیح دے وچ ہو کے اپنے نال دُنیا دا میل کر لیا اے تے اوہناں دیاں تقصیراں نوں اوہناں دے ذمہ نہیں لگایا۔

اسی ویکھیا اے پئی یسوع مسیح پاک کلام دے وچ وضاحت دے نال وکھاوئدا اے پئی او باپ دے وچ رہ کے کم کردا اے۔

یوحنا ۱۴ باب دی ۸ توں ۱۰ آیت دے وچ ایویں ویکھن نوں ملدا اے:

فلپس نے اوہنوں آکھیا اے خداوند باپ نوں سانوں وکھا ایہہ ای سانوں کافی اے۔ یسوع نے اوہنوں آکھیا اے فلپس میں اپنی دیر توں تھماڈے نال آں کیہ تُو مینوں نہیں جاندا۔ جہنے مینوں ویکھیا اوہنے باپ نوں ویکھیا تُو کیوں آکھدا ایں پئی باپ نوں سانوں وکھا؟ کیہ تُو یقین نہیں کردا ایں پئی میں باپ دے وچ آں تے باپ میرے وچ اے ایہہ گلاں جیہڑیاں میں تھانوں آکھدا آں اپنے ولوں نہیں آکھدا پر باپ میرے وچ رہ کے اپنیاں کماں نوں کردا اے۔

یوحنا ۱۲ باب دی ۴۴ تے ۴۵ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

یسوع نے پُکار کے اُکھیا پئی جیہڑا میرے اُتے ایمان لیاوندا اے او میرے اُتے نہیں سگوں میرے  
بھجج والے دے اُتے ایمان لیاوندا اے۔ جیہڑا مینوں ویکھدا اے او میرے بھججن والے نوں ویکھدا  
اے۔

یوحنا ۱۴ باب دی ۷ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

جے تُو مینوں جانیا ہندا تے میرے باپ نوں وی جاندے۔

۲ کرنتھیوں ۴ باب دی ۶ آیت دے وچ ایویں ویکھن نوں ملدا اے:

ایس لئی خُدا ای اے جنہں فرمایا پئی تاریکی دے وچ نُور چمکے تے او ای ساڈیاں دلاں دے وچ چمکیا تاں  
پئی خُدا دے جلال دی پہچان دا نُور یسوع مسیح دے چہرے توں جلوہ گر ہوئے۔

عبرانیوں پہلے باب دی ۲ تے ۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

ایس زمانے دے اخیر دے وچ ساڈے نال بیٹے دی رائیں کلام کیتا جہنوں اوہنے ساریاں شیواں دا  
وارث ٹھہرایا تے جہدے وسیلے دے نال اوہنے عالم وی پیدا کیتے او اوہدے جلال دا پرتو اے تے اوہدی  
ذات دا نقش ہو کے ساریاں نوں دھو کے عالمِ بالا تے کبریا دے سبجے پاسے جا بیٹھیا۔

یسوع مسیح نوں جلال دینا خُدا نوں جلال دینا اے۔ یسعیاہ ۴۸ باب دی ۱۱ آیت دے وچ ایویں بیان اے پئی کون اوہدے نال اپنے جلال نوں تہاڈے نال ونڈے گا۔ او مُتحد تے غیر مُنقسم اے۔

خُدا دا جلال مسیح دا جلال اے تے مسیح دا جلال خُدا دا جلال اے۔ میں تے اپنی شوکت دوجیاں نوں نہیں دین والا۔ تے یسعیاہ ۴۸ باب دی ۱۱ آیت تے ۴۲ باب دی ۸ آیت دے مُطابق میں اپنا جلال کسے دوجے دے لئی تے اپنی حمد کھودی ہوئی مورت دے لئی روا نہیں رکھاں گا۔

تے یوحنا دی انجیل دے ۸ باب دی ۵۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

یسوع نے جواب دتا پئی جے میں آپ اپنی وڈیائی کراں تے میری وڈیائی کجھ نہیں اے۔ پر میری وڈیائی میرا باپ کردا اے جنہوں تسی آکھدے او پئی ساڈا خُدا اے۔

یوحنا ۱۱ باب دیاں پہلیاں ۴ آیتاں دے وچ لکھیا ہویا اے:

مریم تے اوہدی بہن مرتھا دے پنڈ بیت عنیاہ دا لعزر ناں اک بیمار سی۔ ایہہ او ای مریم سی جنہں خُداوند تے عطر پا کے اوہدیاں پیراں نوں اپنیاں والاں دے نال سُکایا سی۔ اوہدا بھائی لعزر بیمار سی تے اوہدیاں بہناں نے اوہنوں ایہہ آکھ بھیجیا پئی اے خُداوند! ویکھ جنہوں تُو عزیز رکھدا ایں او بیمار اے۔

یسوع نے سُن کے اُکھیا بیماری موت دی نہیں سگوں خُدا دے جلال دے لئی اے۔ تاں پئی اوہدے  
وسیے دے نال خُدا دے بیٹے دا جلال ظاہر ہوئے۔

یوحنا ۱۳ باب دی ۳۱ تے ۳۲ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

جدوں او باہر چلا گیا تے یسوع نے اُکھیا ہُن ابنِ آدم نے جلال پایا تے خُدا نے اوہدے وچ جلال پایا تے  
خُدا وی اوہنوں اپنے وچ جلال دیوئے گا۔ سگوں اوہنوں فی الفور جلال دیوئے گا۔

تے یوحنا ۱۷ باب دی ۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے ہُن اے باپ تُو اوس جلال توں جیہڑا میں دُنیا دی پیدائش توں پہلاں تیرے نال رکھدا سی  
میںوں اپنے نال جلالی بنا دے۔

خُدا دا بیٹا اک ہستی دے طور تے خُدا ئے عظیم دے وچ موجود اے۔

اوپنے دُنیا دی تخلیق دے دوران خُدا دے وچ رہ کے ایہناں کماں نوں کیتا سی۔

ہُن اسی دُنیا دی تخلیق تے خالق دے حوالے دے نال کُجھ گلاں نوں ویکھاں گے۔

رومیوں ۱۱ باب دی ۳۳ توں ۳۶ آیت دے وچ ایویں بیان اے:



واہ! خُدا دی دولت تے حکمت تے علم کیا ای عمیق نے اوہدے فیصلے سمجھ توں باہر نے تے اوہدیاں  
راہواں کِنیاں بے نشان نے خُداوند دی عقل نوں کُنے جانا؟ یا کون اوہدا صلاح کار ہويا؟ یا کُنے پہلاں  
اوہنوں کُجھ دِتا اے جہدا بدلہ اوہنوں دِتا جاوے گا؟ کیوں جے اوہدے ای ولوں اے تے اوہدے ای  
وسیلے اے تے اوہدے ای لئی ساریاں شیواں نے اوہدی تمجید ابد تیکر ہندی رہوئے۔ آمین

(دھیان کرو پئی خُدا دیاں صفتاں اوہدی مخلوق توں ظاہر ہندیاں نے)

۱ کرنتھیوں ۸ باب دی ۴ توں ۶ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

پس بُتاں دیاں قربانیاں دا گوشت کھاوَن دی نسبت اسی جانَدے آں پئی بُت دُنیا دے وچ کوئی شے  
نہیں تے سوائے اِک خُدا دے ہور کوئی خُدا نہیں۔ بھائی جے آسمان تے زمین دے وچ بہت  
سارے خُدا اکھواندے نے (تے بہتیرے خُدا تے بہتیرے خُداوند نے) پر ساڈے نزدیک تے خُدا اِک  
ای اے یعنی باپ جہدے ولوں ساریاں شیواں موجود ہوئیاں تے اسی وی اوہدے ای ویلے دے نال  
آں۔

[دھیان کرو پئی خُدا باپ توں تے خُدا دے لئی یسوع مسیح دے وسیلے دُنیا خلق ہوئی]

عبرانیوں ۱ باب دیاں پہلیاں ۲ آیتاں دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

اگلے زمانے دے وچ خُدا نے باپ دادے نال حصہ بہ حصہ تے طرح بہ طرح نبیاں دی رائیں کلام کر  
کے ایس زمانے دے اخیر دے وچ ساڈے نال پیٹے دی رائیں کلام کیتا جنہوں اوہنے ساریاں شیواں دا  
وارث ٹھہرایا تے جمدے وسیلے دے نال اوہنے عالم وی پیدا کیتے۔

[دھیان کرو پئی خُدا نے دُنیا یسوع مسیح دے وسیلے پیدا کیتی اے]

اک لکھاری ایس اتحاد نوں ایویں بیان کردا اے۔

اک ای خُدا نوں ثابت کرن دا مطلب ایہہ ہے پئی اک ای لاثانی خُدا اے جہدا موازنہ کسے دوجے دے  
نال نہیں کیتا جاسکدا اے۔

مختلف وجوہات ہون دی بناتے اک ای خُدا نہیں اے۔۔۔۔ ذرا سوچو پئی اک ای خُدا دے وچ تِن  
ہستیاں پائیاں جاندیاں نے۔ تھوڑی دیر دے لئی تثلیث نوں اک پاسے رکھ دیوؤ۔ اک ہور پہلو نوں  
ویکھو تے یونانی تے دیومالائی نوں ویکھو او تھے تہانوں فیر او لپین دیوتے ویکھن نوں ملن گے۔ ایہدے  
باجود اوہناں دے وچ اک وہڈے دیوتا خُدا دا تصور وی پایا جاند اے۔ اوہناں ساریاں دیوتیاں دے وچ  
انفرادی صفتاں پائیاں جاندیاں نے تے ایہناں بارہ دیوتیاں دی صفتاں اک وہڈے دیوتے دے وچ  
اکٹھیاں ہو جاندیاں نے۔ ایویں ای تِن ہستیاں دیاں صفتاں خُدا دے وچ پائیاں جاندیاں نے۔ خُدا دی

انفرادی صفت نہیں سگوں اوہدے وچ ای تن ہستیاں تے شخص پائے جاندے نے جیہڑے اک دوجے دے وچ مدغم نے۔ ایہہ ابدی نے تے ایہناں نوں وکھ نہیں کیتا جاسکدا اے۔ ہر اک ہستی دے وچ دوجیاں دو ہستیاں موجود ہندیاں نے تے ہر اک دے وچ خدائی صفتاں پائیاں جاندیاں نے تے گنتی دے لحاظ دے نال ایہہ الگ الگ کم نہیں کردیاں نے۔ ساریاں دی حقیقت اک ای اے تے او خدائے عظیم و برتر اے۔ جے اسی اوہناں نوں الگ الگ کماں دے حوالے دے نال ویکھئیے تے حساب کردیاں ہوئیاں سانوں مغالطہ لگے گا۔ ایہہ سچ اے پئی او اک اے یعنی تنناں وچوں اک۔ ایہہ حقیقت جیہڑی مسلماناں دے لئی اہم اے اوئی ای مسیحیاں دے لئی وی اہم اے۔

تے دوجے انداز دے وچ ایہہ ایویں ہے:

دوجا طریقہ ایہہ ہے پئی ایہہ روحانی ہستیاں کسے طرح دے نال اک دوجے دے نال ملیاں ہوئیاں نے تے اک دوجے دے وچ رہندیاں نے۔

آگسٹین ایہنوں ایویں بیان کردا اے پئی ایہہ ہمیشہ اک دوجے دے وچ رہندیاں نے، ایہہ کدی وی ککے نہیں ہندے نے۔ اک روحانی ہستی دی روحانی صفت دوجے توں وکھری نہیں اے۔ اک صفت دوجیاں دو ہستیاں دے وچ وی پائی جاندی اے۔ باپ تے پاک روح ہمیشہ بیٹے دے اندر موجود رہندے نے تے بیٹا ہمیشہ باپ تے پاک روح دے وچ سکونت کردا اے۔

ایہدا مطلب ایہہ ہے پئی:

جدوں اسی خُدا توں اپنیاں ضرورتاں دے لئی دُعا کردے آں تے خُدا ئے عظیم دی ہستی کُل سُندی تے  
جواب دیندی اے۔

جدوں اسی خُدا دے جیوندہ جلالی پُتر توں منگدے آں پئی ساڈیاں کمزوریاں دے وچ ساڈی مدد کرے  
تے خُدا ئے عظیم دی کامل ہستی ساڈی دُعا نوں سُندی تے جواب دیندی تے ساڈی مدد کردی اے۔  
جدوں بیٹا دُعا دا جواب دیندا اے تے خُدا دا جلال ظاہر ہندا اے۔

یوحنا دی انجیل دے ۱۴ باب دی ۱۳ تے ۱۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

جو کُجھ تہی میرے ناں توں چاہو گے میں او ای کراں گا تاں پئی باپ پیٹے دے وچ جلال پاوئے۔ جے  
میرے ناں توں میرے توں کُجھ چاہو گے تے میں او ای کراں گا۔

جدوں اسی باپ نوں اکھدے آں پئی سانوں مسیح دے بارے سکھا (کیوں جے او خُدا دی صورت تے  
باپ نوں ظاہر کرن والا اے) تے ہستی کُل ایہنوں سُندی تے ساڈی مدد و راہنمائی کردی اے۔

جدوں اسی پرستش تے شکر گزاری دے وچ خُدا دا ناں لیندے آں تے اسی تین روحانی ہستیاں دے  
بارے گل کردے ہندے آں۔ تے ایہہ تین ہستیاں اک خُدا دے وچ پائیاں جاندیاں نے۔ جدوں اسی

خُدا نوں وہ اکھدے آں تے ایہدے توں مُراد تِن ہستیاں نے جیہڑیاں اک خُدا دے اندر پائیاں  
جاندیاں نے۔

خُدا دے لئی اسی لفظ وہ ورتدے آں جنہوں اسی انگریزی دے وچ ہی اکھدے آں۔ اسی اوہدے لئی جمع  
یعنی انگریزی دے وچ دے نہیں ورتدے آں۔ ایہناں تیناں ہستیاں دے باجود اسی اوہنوں وہ یعنی ہی  
ای اکھدے آں۔ کیوں جے خُدا اک اے۔ کیوں جے او تِنوں اک دوجے دے وچ نے تے تثلیث دے  
وچ موجود نے۔ ہستی کُل دے تِن اشخاص اک دوجے توں وکھرے نے اسی ایس تصور نوں سمجھن دے  
لئی علم الہیات دے اک ماہر دے بیان نوں ویکھدے آں۔

جیثیت دے لحاظ دے نال ایہہ تِنے ہستیاں اک دوجے دے برابر نے۔ ہر اک دے وچ خُدا دی  
فطرت موجود اے۔ ہر اک دے وچ خُدا دی شان و شوکت تے جلال موجود اے۔ خُدا دوجیاں دونوں  
ہستیاں دے وچوں اعلیٰ نہیں اے سگوں اک جیہا ای اے۔ تیناں ہستیاں دے وچ اک دیاں صفتاں  
باقی دونوں دے اندر وی پائیاں جاندیاں نے پر ایہناں تیناں دے نال وکھرے وکھرے نے۔ اپنے انداز  
کم تے ظاہری اثرات دے حوالے دے نال ایہہ کامل تثلیث اے۔ تاں وی ایہہ تِنے ای ہستیاں  
مختلف طور تے اپنا اپنا کم کردیاں نے۔ تے ایہناں دے وچوں ہر اک دی صفت دوجے دی صفت وی  
ہو سکدی اے۔

ایس بیان دے وچ اے وی بہت کجھ پایا جاندا اے جیہڑا پئی واضح نہیں اے۔ کیوں جے خُدا دی ہستی بے انتہا دُہنگی، عمیق، لامحدود، لا مُتناہی، قادرِ مُطلق، پیار دے نال بھری ہوئی، پاک پوتر تے مُعاف کرن والی اے۔ او نوی حیاتی، مُسرت دیون والا تے مددگار اے۔ او ماضی حال تے مُستقبل دے وچ ہر ویلے موجود اے۔

ایہہ خُدا ای اے جنہ اپنیاں بے انتہا پیچیدگیاں دے باوجود اپنے آپ نوں ظاہر کیتا اے پئی او واحدت کُلی نہیں اے سگوں واحدت نسبتی اے۔ اوہنے اپنے آپ نوں ظاہر نہیں کیتا اے پئی او کیویں تنناں وچوں اک خُدا اے۔ شاید اسی ایس بھید نوں اوس ویلے تیکر نہیں سمجھ سکدے آں جدوں تیکر او آپ سانوں نہ سمجھاوے پر اوہنے اپنے آپ نوں اپنے پاک کلام دی رائیں ظاہر کیتا اے۔ پہلے بیان تے حوالیاں دے وچوں ایہہ گل واضح ہو جاندی اے۔ اسی جاندے آں تے ایہہ گل سچ اے پر ایہہ نہیں جاندے آں پئی کیویں سچ اے۔ اصل دے وچ تشلیث دے نال کوئی مسئلہ نہیں اے سگوں مسئلہ سانوں اے کیوں جے اسی ایہنوں سمجھ نہیں سکدے آں۔ ایہدا اطلاق خُدا دیاں بہت ساریاں حقیقتاں دے اُتے ہندا اے۔

اسی جاندے آں پئی خُدا اپنی مخلوق دے نال ویلے دے کسے وی لمحے دے وچ تعلق نوں قائم رکھ سکدا اے۔ پر اسی ایہہ نہیں جاندے آں پئی ابدی خُدا ایہہ کیویں کرے گا؟

اسی جاندے آل پئی خُدا نوں غُصہ، خُوشی، فخر تے رحم آسکدا اے پر اسی نہیں جاندے آل پئی ایہناں  
جذبیّاں تے احساساں تے تجربیاں دا احساس کیویں ہوئے گا۔

اسی جاندے آل پئی خُدا اپنے آون والے ویلے تے کم نوں جان سکدا اے پر اسی ایہہ نہیں جان  
سکدے آل پئی ایہہ کیویں ہو سکدا اے؟

اسی ایہہ جاندے آل پئی خُدا دے وجود دی کوئی علت نہیں اے۔ اسی ایہہ نہیں جاندے آل پئی ایہہ  
کیویں ہو سکدا اے؟

خُدا نے ہر اک شے دی وضاحت سانوں نہیں دسی اے۔ پر او ساڈے توں ایہہ توقع کردا اے پئی  
اسی اوہدی آواز نوں سُنئیے تے اوہنوں قبول کریئے۔ جو کجھ اوہنے ظاہر کیتا اے اوہدے مُطابق اپنی  
جیاتی نوں بسر کریئے۔

استثنا ۲۹ باب دی ۲۹ آیت دے وچ بیان اے:

غیب دا مالک تے خُداوند ساڈا خُدا ای اے پر جیہڑیاں گلاں ظاہر کیتیاں گئیاں نے او ہمیشہ تیکر  
ساڈے تے ساڈی اولاد دے لئی نے تاں پئی اسی ایس شریعت دیاں ساریاں گلاں دے اُتے عمل  
کریئے۔

### Agent Three (God the Son):

When we discussed the issue of “*How could Jesus be the Son of God and there still only be one God?*”, we spoke about the intimacy and mystical connection between Jesus of Nazareth and God the Father. We could not explain **how** that relationship could be possible, of course, because the relationship was beyond anything we know about in this world—but it was still a revealed truth from God.

But the relationship between the historical Jesus of Nazareth and God the Father is **part of a longer and larger relationship** between God the Eternal Son and God the Eternal Father.

The Eternal Son of God **existed long before the baby Jesus** was conceived in the womb of Mary. And just as God the Father sent God the Holy Spirit to the earth to be His presence and to perform divine acts at various times in history, so also God the Father sent God the Son to earth to inhabit a human body and to perform divine acts. Just as the Holy Spirit was God’s presence in the earthly Jewish temple, so too God the Son was fully present in the earthly body of Jesus (and still is, up in heaven).

Jesus was called Messiah in the Hebrew language of Israel (as well as in Muslim tradition) and Christ in the Greek language of the New Testament (and in Muslim tradition too). He typically referred to Himself as the “Son of Man”, emphasizing His connection with our humanity and identifying Himself with the prophets such as Ezekiel.

But the person who spoke from the body of that Jesus was somehow both human and divine—what theologians call a result of the Incarnation. Just as Muslim theologians speak about the eternal almost-divine Quran being incarnated in the scrolls of the Quran today, so too God teaches in the Scriptures about the sending of the Son to earth in a body.

Here are a few verses that describe the ministry of this God the Son/Son of God **before He came to earth in the life of Jesus of Nazareth**:

Jesus Himself claimed often to have been **pre-existent in heaven with glory** before His incarnation, and to have been sent by the Father to earth (Jn 3.13; Jn 6.33; Jn 6.38; Jn 6.62; Jn 8.23; Jn 8.42; Jn 10.30-39; Jn 16.28; Jn 17.5). For examples,

*No one has ascended into heaven except **he who descended from heaven, the Son of Man**.*  
(Gospel of John 3:13).

*Jesus then said to them, “Truly, truly, I say to you, it was not Moses who gave you the bread from heaven, but **my Father gives you the true bread from heaven**. 33 For the **bread of God is he who comes down from heaven** and gives life to the world.” 34 They said to him, “Sir, give us this bread always.” 35 Jesus said to them, “**I am the bread of life**; whoever comes to me shall not hunger, and whoever believes in me shall never thirst. (Gospel of John 6:32–35).*

*All that the Father gives me will come to me, and whoever comes to me I will never cast out. 38 **For I have come down from heaven**, not to do my own will but the will of him who sent me.*  
(Gospel of John 6:37–38).



When many of his disciples heard it, they said, “This is a hard saying; who can listen to it?”  
61 But Jesus, knowing in himself that his disciples were grumbling about this, said to them, “Do you take offense at this? 62 Then **what if you were to see the Son of Man ascending to where he was before?** 63 It is the Spirit who gives life; the flesh is no help at all. The words that I have spoken to you are spirit and life. (Gospel of John 6:60–63).

So he said to them again, “I am going away, and you will seek me, and you will die in your sin. Where I am going, you cannot come.” 22 So the Jews said, “Will he kill himself, since he says, ‘Where I am going, you cannot come’?” 23 He said to them, “You are from below; **I am from above. You are of this world; I am not of this world.** (Gospel of John 8:21–23).

They answered him, “Abraham is our father.” Jesus said to them, “If you were Abraham’s children, you would be doing the works Abraham did, 40 but now you seek to kill me, a man who has told you the truth that I heard from God. This is not what Abraham did. 41 You are doing the works your father did.” They said to him, “We were not born of sexual immorality. We have one Father—even God.” 42 Jesus said to them, “If God were your Father, you would love me, **for I came from God and I am here. I came not of my own accord, but he sent me.** (Gospel of John 8:39–42).

I have said these things to you in figures of speech. The hour is coming when I will no longer speak to you in figures of speech but will tell you plainly about the Father. 26 In that day you will ask in my name, and I do not say to you that I will ask the Father on your behalf; 27 for the Father himself loves you, because you have loved me and have believed that I came from God. 28 **I came from the Father and have come into the world, and now I am leaving the world and going to the Father.**” (Gospel of John 16:25–28).

When Jesus had spoken these words, he lifted up his eyes to heaven, and said, “Father, the hour has come; glorify your Son that the Son may glorify you, 2 since you have given him authority over all flesh, to give eternal life to all whom you have given him. 3 And this is eternal life, that they know you the only true God, and Jesus Christ whom you have sent. 4 I glorified you on earth, having accomplished the work that you gave me to do. 5 And now, **Father, glorify me in your own presence with the glory that I had with you before the world existed.** (Gospel of John 17:1–5).

These are very strong and very clear statements by Jesus, who was not an idolater, not an unbeliever, not a polytheist, nor a deceiver. If we believe Scripture, then we must accept these truths—that the Person who spoke from within Jesus existed in heaven before Jesus was born, and had been with the Father in glory. There are no ways to deny that God said this in the Holy Scriptures.

And Jesus’ **apostles and earliest disciples** had learned this from Jesus and knew this to be the case also.

He is described by them as **pre-existent in glory with the father** and as **being the Creator and Sustainer of everything (including the angels)**.

For examples:

*Therefore do not be ashamed of the testimony about our Lord, nor of me his prisoner, but share in suffering for the gospel by the power of God, 9 who saved us and called us to a holy calling, not because of our works but because of his own purpose and **grace, which he gave us in Christ Jesus before the ages began**, 10 and which now has been manifested through the appearing of our Savior Christ Jesus, who abolished death and brought life and immortality to light through the gospel (Second Letter to Timothy 1:8–10).*

***He who comes from above is above all.** He who is of the earth belongs to the earth and speaks in an earthly way. **He who comes from heaven is above all.** 32 **He bears witness to what he has seen and heard**, yet no one receives his testimony. 33 Whoever receives his testimony sets his seal to this, that God is true. 34 **For he whom God has sent utters the words of God**, for he gives the Spirit without measure. 35 **The Father loves the Son and has given all things into his hand.** 36 Whoever believes in the Son has eternal life; whoever does not obey the Son shall not see life, but the wrath of God remains on him. (Gospel of John 3:31–36, in which John the Baptist is speaking).*

*He is the image of the invisible God, the firstborn of all creation. 16 **For by him all things were created, in heaven and on earth, visible and invisible, whether thrones or dominions or rulers or authorities—all things were created through him and for him.** 17 **And he is before all things, and in him all things hold together.** 18 And he is the head of the body, the church. He is the beginning, the firstborn from the dead, that in everything he might be preeminent. 19 **For in him all the fullness of God was pleased to dwell**, 20 and through him to reconcile to himself all things, whether on earth or in heaven, making peace by the blood of his cross. (Letter to the Colossians 1:15–20).*

*Don't look out only for your own interests, but take an interest in others, too. You must have the same attitude that **Christ Jesus had**. **Though he was God, he did not think of equality with God as something to cling to. 7 Instead, he gave up his divine privileges; he took the humble position of a slave and was born as a human being.** **When he appeared in human form, he humbled himself in obedience to God and died a criminal's death on a cross.** Therefore, God elevated him to the place of highest honor and gave him the name above all other names, that at the name of Jesus every knee should bow, in heaven and on earth and under the earth, and every tongue confess that Jesus Christ is Lord, to the glory of God the Father. (Letter to the Philippians 2:4–12).*

*The reason **the Son of God appeared** was to destroy the works of the devil. (First Letter of John 3:8).*

*God showed how much he loved us by **sending his one and only Son into the world** so **that we might have eternal life through him**. 10 This is real love—not that we loved God, but that he loved us and **sent his Son as a sacrifice** to take away our sins. (First Letter of John 4:9–10).*

*For God so loved the world, that he gave his only Son, that whoever believes in him should not perish but have eternal life. 17 For **God did not send his Son into the world to condemn the world**, but in order that the world might be saved through him. (Gospel of John 3:16–17).*

*Long ago, at many times and in many ways, God spoke to our fathers by the prophets, 2 but in these last days he has spoken to us by **his Son, whom he appointed the heir of all things, through whom also he created the world**. 3 He is the radiance of the glory of God and **the exact imprint of his nature**, and **he upholds the universe by the word of his power**. After making purification for sins, he sat down at the right hand of the Majesty on high (Heb 1:1–3).*

*In the beginning was the Word, and the **Word was with God, and the Word was God**. 2 He was in the beginning with God. 3 **All things were made through him, and without him was not anything made that was made...and the Word became flesh** and dwelt among us (Gospel of John 1:1–3, 14).*

*For God has done what the law, weakened by the flesh, could not do. **By sending his own Son in the likeness of sinful flesh** and for sin, he condemned sin in the flesh (Letter to the Romans 8:3).*

*The saying is trustworthy and deserving of full acceptance, that **Christ Jesus came into the world to save sinners**, of whom I am the foremost. 16 But I received mercy for this reason, that in me, as the foremost, Jesus Christ might display his perfect patience as an example to those who were to believe in him for eternal life. 17 To the King of the ages, immortal, invisible, the only God, be honor and glory forever and ever. Amen. (First Letter to Timothy 1:15–17).*

Again, these are very strong and very clear statements in Scripture: The third Agent within the Godhead is known as the Son, the Word, the Image of God, the Expression of God's nature. This Agent was sent from heaven to earth, in the form of a human, to show us what God was like, to reveal to us the love of the Father, and to solve the problem of our separation from God due to our moral failures.

These are not just a couple of verses which could have been invented and added deceptively to the New Testament by the later church—they are woven deep into the New Testament and form the very backbone of the power of Jesus' ministry.

Just as the old Jewish temple of stone and wood could have God fully present inside somehow, so too could the human nature of Jesus have God fully present inside it. This does not mean that God the Father was not in heaven after the Incarnation, nor does it mean that the Son of God was not still present in heaven in the Godhead. Limitations of time and space do not apply to God! The Godhead is never divided and the three Agents or Persons are never detached from one another. They are all eternal parts or centers within the one and only God.

In fact, this inseparable union of Father-in-heaven and Son-on-earth can be seen in a couple of sayings of Jesus during His time on earth:

*Jesus said to them, "Truly, truly, I say to you, the Son can do nothing of his own accord, but only what **he sees the Father doing**. For **whatever the Father does, that the Son does likewise**.*

*20 For the Father loves the Son and **shows him all that he himself is doing**. And greater works than these will he show him, so that you may marvel. (Gospel of John 5:19–20).*

*I can do nothing on my own. **As I hear**, I judge, and my judgment is just, because I seek not my own will but the will of him who sent me. (Gospel of John 5:30).*

*Jesus said to him, "I am the way, and the truth, and the life. No one comes to the Father except through me. 7 **If you had known me, you would have known my Father also**. From now on you do know him and have seen him." 8 Philip said to him, "Lord, show us the **Father**, and it is enough for us." 9 Jesus said to him, "Have I been with you so long, **and you still do not know me, Philip? Whoever has seen me has seen the Father**. How can you say, 'Show us the Father'?"*

*10 Do you not believe that **I am in the Father and the Father is in me**? The words that I say to you I do not speak on my own authority, but the Father who dwells in me does his works. (Gospel of John 14:6–10).*

So, the scriptures compel us to believe that God the Son/Son of God has always been a divine person in the Godhead--even when He was sent by the Father to earth, in the life of Christ Jesus.

**Element 4: These three Agents are distinct from each other, interact with each other, and yet are often portrayed as identical or as working together as one in each of their actions.**

Here we will let the Scriptures demonstrate that these three Agents are **distinct** from one another in the Godhead, that they **interact** with one another as separate persons, but they are still one God and are often portrayed as **identical**.

Some of this we have already seen earlier, so I will mostly give a summary here.

**The Father is distinct from the Son and the two Persons interact.**

- This is obvious from the passages we have seen which talk about the Father sending the Son, the Son obeying the Father, and the Son revealing the Father.
- We can also note that the Son prays to the Father (many times in the gospels) and that the Father honors the son, for example in Matthew 17:5: *He was still speaking when, behold, a bright cloud overshadowed them, and a voice from the cloud said, "This is my beloved Son, with whom I am well pleased; listen to him."*

**The Father is distinct from the Spirit and the two Persons interact.**

- This can also be seen from the times the Father sends the Spirit, and from the Spirit knowing the mind of the Lord in depth.

- We can also note that the Spirit prays to the Father, as in Romans 8:26 *Likewise the Spirit helps us in our weakness. For we do not know what to pray for as we ought, but the Spirit himself intercedes for us with groanings too deep for words. 27 And he who searches hearts knows what is the mind of the Spirit, because the Spirit intercedes for the saints according to the will of God.*

**The Spirit is distinct from the Son and the two Persons interact.**

- The Son sends the Spirit from the Father (once the Son ascended to heaven) and the Spirit bears witness to the Son: *But when the Helper comes, whom I will send to you from the Father, the Spirit of truth, who proceeds from the Father, he will bear witness about me.* (Jn 15:26).
- The Spirit glorifies the Son: *He will glorify me, for he will take what is mine and declare it to you. 15 All that the Father has is mine; therefore I said that he will take what is mine and declare it to you.* (Jn 16:14–15).
- Speaking against the Son is different from speaking against the Spirit: *And whoever speaks a word against the Son of Man will be forgiven, but whoever speaks against the Holy Spirit will not be forgiven, either in this age or in the age to come.* (Mt 12:32).
- They are co-workers in making us right with God: *But you were cleansed; you were made holy; you were made right with God by calling on the name of the Lord Jesus Christ and by the Spirit of our God.* (1 Co 6:11) and *God planned long ago to choose you by making you his holy people, which is the Spirit's work. God wanted you to obey him and to be made clean by the blood of the death of Jesus Christ.* (1 Pe 1:2)
- The Son gave His life as a sacrifice to God through the Spirit: *Just think how much more the blood of Christ will purify our consciences from sinful deeds so that we can worship the living God. For by the power of the eternal Spirit, Christ offered himself to God as a perfect sacrifice for our sins.* (Heb 9:14).

Now, if all we had were these verses about distinction and interaction, we might be tempted to say that there were 3 Gods—but we cannot. The bible clearly teaches that there is only One God, but the three divine Agents within this God are joined together, inseparable, and are even inside one another (eg, the Son is in the Father and the Father is in the Son). And since they are part of the one God, everything God does involves all three persons working together.

**But this unity is still so complete that the Bible even uses some of their names interchangeably within the same passage.**

Consider these examples:

The Holy Spirit is called the Spirit of the Father (this should be obvious)

*Beware of men, for they will deliver you over to courts and flog you in their synagogues, 18 and you will be dragged before governors and kings for my sake, to bear witness before them and the Gentiles. 19 When they deliver you over, do not be anxious how you are to speak or what you*

*are to say, for what you are to say will be given to you in that hour. 20 For it is not you who speak, **but the Spirit of your Father** speaking through you. (Mt 10:17–20).*

Compared with:

*And when they bring you before the synagogues and the rulers and the authorities, do not be anxious about how you should defend yourself or what you should say, 12 for **the Holy Spirit** will teach you in that very hour what you ought to say.” (Lk 12:11–12).*

But the Holy Spirit or Spirit of God is also called the Spirit of the Son, Spirit of Jesus, and Spirit of Christ, **even in reference to the time before the birth of Jesus Christ:**

Romans 8.9: *You, however, are controlled not by the sinful nature but by the Spirit, if the **Spirit of God** lives in you. And if anyone does not have the **Spirit of Christ**, he does not belong to Christ.*

Gal 4.6: *Because you are sons, **God sent the Spirit of his Son** into our hearts, the Spirit who calls out, "Abba, Father."*

Phil 1.19: *for I know that through your prayers and the help given by **the Spirit of Jesus Christ**, what has happened to me will turn out for my deliverance.*

1 Peter 1.10: *Concerning this salvation, the prophets who prophesied about the grace that was to be yours searched and inquired carefully, 11 inquiring what person or time **the Spirit of Christ in them** was indicating when he predicted the sufferings of Christ and the subsequent glories. (1 Pe 1:10–11).*

The Holy Spirit, the Son Christ Jesus, and God the Father are mentioned together in the same passages as equals or co-workers:

*And they (the Apostle Paul and companions) went through the region of Phrygia and Galatia, having been **forbidden by the Holy Spirit** to speak the word in Asia. 7 And when they had come up to Mysia, they attempted to go into Bithynia, but **the Spirit of Jesus did not allow them**. 8 So, passing by Mysia, they went down to Troas. 9 And a vision appeared to Paul in the night: a man of Macedonia was standing there, urging him and saying, "Come over to Macedonia and help us." 10 And when Paul had seen the vision, immediately we sought to go on into Macedonia, concluding **that God had called us** to preach the gospel to them. (Ac 16:6–10).*

*Jesus came and told his disciples, "I have been given all authority in heaven and on earth. 19 Therefore, go and make disciples of all the nations, baptizing them **in the name of the Father and the Son and the Holy Spirit**. 20 Teach these new disciples to obey all the commands I have given you. And be sure of this: I am with you always, even to the end of the age." (Mt 28:18–20; notice how the Risen Jesus refers to the three Persons as having one singular name).*

*For by the power of the eternal **Spirit, Christ** offered himself to **God** as a perfect sacrifice for our sins. (Heb 9:14).*

*For through **him** we both have **access to the Father by one Spirit**. (Letter to the Ephesians 2:18)*

Jesus said that God the Father was living inside Him, and that His works upon the earth were actually the works of the Father —and His apostles learned this truth from Him:

*The words I speak are not my own, but **my Father who lives in me** does his work through me. (Gospel of John 14:10).*

*For **God in all his fullness was pleased to live in Christ**, 20 and through him God reconciled everything to himself... For **in Christ lives all the fullness of God** in a human body (Letter to the Colossians 1:19–20 and 2:9).*

*God was in Christ, reconciling the world to Himself (Second Letter to the Corinthians 5:19)*

To see Jesus in the Scriptures and to learn of His heart from how He works in our lives, is to see the Father:

*Philip said, “Lord, show us the Father, and we will be satisfied.” 9 Jesus replied, “Have I been with you all this time, Philip, and yet you still don’t know who I am? **Anyone who has seen me has seen the Father!** So why are you asking me to show him to you? 10 Don’t you believe that I am in the Father and the Father is in me? The words I speak are not my own, **but my Father who lives in me does his work through me**. 11 Just believe that I am in the Father and the Father is in me. (Jn 14:8–11).*

*And Jesus cried out and said, “Whoever believes in me, believes not in me but in him who sent me. 45 And **whoever sees me sees him who sent me**. (Jn 12:44–45).*

*If you had **known** me, you would have known my **Father also** (Jn 14:7).*

*For God, who said, “Let light shine out of darkness,” has shone in our hearts to give the light of the knowledge of **the glory of God in the face of Jesus Christ**. (2 Co 4:6).*

*In these last days he has spoken to us by his Son, whom he appointed the heir of all things, through whom also he created the world. 3 **He is the radiance of the glory of God** and the exact imprint of his nature... (Heb 1:2–3).*

To glorify Christ is to glorify God the Father, and the Father—who will not share His glory with another (Isaiah 48:11) seeks to glorify the divine Son. They are in union and inseparable—The Glory of God is the Glory of Christ, and the Glory of Christ is the Glory of God:

*My glory I will not give to another...my glory I give to no other (Isaiah 48:11; 42:8)*

Jesus answered, "If I glorify myself, my glory is nothing. **It is my Father who glorifies me, of whom you say, 'He is our God.'**" (Jn 8:54).

Now a certain man was ill, Lazarus of Bethany, the village of Mary and her sister Martha. 2 It was Mary who anointed the Lord with ointment and wiped his feet with her hair, whose brother Lazarus was ill. 3 So the sisters sent to him, saying, "Lord, he whom you love is ill." 4 But when Jesus heard it he said, "This illness does not lead to death. **It is for the glory of God, so that the Son of God may be glorified through it.**" (Jn 11:1–4).

When he had gone out, Jesus said, "Now is the Son of Man glorified, and God is glorified in him. **32 If God is glorified in him, God will also glorify him in himself, and glorify him at once.**" (Jn 13:31–32).

And now, Father, glorify me in your own presence with the glory that I had with you **before the world existed.** (Jn 17:5).

The Son of God—as a Person within the One Godhead—is said to do every action in creation that the whole Godhead is also said to do. Compare these statements about the Creator and the creation:

*Oh, the depth of the riches both of the wisdom and knowledge of **God!** How unsearchable are His judgments and unfathomable His ways! For **WHO HAS KNOWN THE MIND OF THE LORD, OR WHO BECAME HIS COUNSELOR? Or WHO HAS FIRST GIVEN TO HIM THAT IT MIGHT BE PAID BACK TO HIM AGAIN?** For from Him and through Him and to Him are all things. To Him be the glory forever. Amen.* (Ro 11:33–36). Notice that to God is attributed the FROM, the THROUGH, and the TO of creation)

*Therefore, as to the eating of food offered to idols, we know that "an idol has no real existence," and that "**there is no God but one.**"* 5 For although there may be so-called gods in heaven or on earth—as indeed there are many "gods" and many "lords"— 6 yet for us **there is one God, the Father, from whom are all things and for whom we exist, and one Lord, Jesus Christ, through whom are all things and through whom we exist.** (1 Co 8:4–6; Notice that to God the Father is attributed the FROM and FOR, and to Christ is attributed the THROUGH of creation)

*For by **him** (Christ) **all things were created,** in heaven and on earth, visible and invisible, whether thrones or dominions or rulers or authorities—all things were created **through him and for him.*** (Col 1:16; Notice that to Christ is attributed the THROUGH and FOR of creation).

*Long ago, at many times and in many ways, God spoke to our fathers by the prophets, 2 but in these last days he has spoken to us by **his Son, whom he appointed the heir of all things, through whom also he created the world.*** (Heb 1:1–2; Notice that God created the world THROUGH Christ).

One writer expressed this unity in this way:

"Instead, to affirm that that there is one God means that there is only one, unique, and



incomparable divine being, on a different plane of existence from everything that is not God. ... Consider, now, the "three" in God. To say that there are three "Persons" in the Trinity excludes, for instance, the option that there are twelve, the number of Olympians in the Greek pantheon. It excludes also the option that there is only one. But it does not say that, instead of there being either twelve or one distinct and separate individual essences in God, there are exactly three such individual essences, **for, in fact, there are no individual essences in God. Instead, to say that there are three "Persons" in God means only that there are three eternal, inseparable, and interpenetrating agencies; in each, the other two are present, and in each, the single divine essence is present.** Numbers don't work the same way with regard to God that they do with regard to created realities. And if we try to make them work in the same way, we gravely distort our conception of God. That's as true of "one" and it is of "three." And it's as true for Muslims as it is for Christians." [WR:AACR, 142]

And other in this way:

"The second way to think how the divine "Persons" are tied together is **their mutual indwelling** or, in technical terminology, *perichoresis*. Again, as Augustine put it, "they are always in each other" and never "alone." **One divine "Person" is what it is, not simply in virtue of being distinct from others, but in virtue of the presence of the other two "Persons" in it. The Father and the Spirit are always "in" the Son; to be the "Son" is to be indwelled by the Father and the Spirit.**" [WR:AACR, 137]

This means that:

- When we ask the Father to meet some need of ours, the entire Godhead hears and will answer.
- When we ask the Risen Son of God to help us with some human weakness, the entire Godhead hears and will support us, and the Father is glorified when the Son answers the prayer (Gospel of John 14.13-14: *Whatever you ask in my name, this I will do, that the Father may be glorified in the Son. If you ask me anything in my name, I will do it*).
- When we ask the Holy Spirit to teach us more about the treasures of Christ's character—as the image and revealer of the Father—the entire Godhead hears and will guide us.
- When we speak the name of God in worship or thanksgiving or witness, we are speaking of the three wonderful divine Persons within the one and only God.
- When we speak of God as a "He" we are referring to the 3 Persons united into 1 Person—God is not a 'They' but a 'He'. There may be three "He" persons in God, but the combination of the three is still one 'He'—because each 'He' dwells within each other 'He' inside the Trinity.

There are distinctions between the Persons of the Godhead, but the closest we can come to a precise theological statement might be one by the theologian Heppe:

"Accordingly the three persons are equal to each other (1) so far as each of them has the same nature of God as each of the other two; (2) so far as each of them possesses the same divine majesty as each of the other two, so that the Father holds no advantage over the other two persons; and (3) so far as each of the three persons exists in the nature of each of the other two. On the other hand the three persons are distinct in name; in the order of their being, in the mode of their action, in their external effects; which indeed proceed from the entire Trinity, in which nevertheless the separate persons are active in a different way; and finally in the special attributes which belong to each person."

But there is so much in even this statement that is unclear...

This is a God boundless in depth, infinite in robustness, filled with love and purity, and eager to reach into our lives with forgiveness, intimacy, new life, joy, and help for the present and the future.

This is a God who revealed Himself as this complex being. He is a composite unity, filled with richness and abundance and love between the individuals within the divine nature. He is a relative unity, and not an absolute unity. He did not reveal to us HOW He could contain three persons and still be only One God, and we probably would not understand Him if He tried to explain it. But He did reveal it to us in His scriptures, and it is clear enough in those words to know that it is true.

We know that it is true, but not how it can be true. But this is not just a problem with the Trinity—it applies to many, many truths about God.

- We know that God exists, but we do not know how He can exist
- We know that God can have relationships with creatures in time, but we do not know how an eternal God can have such.
- We know that God can feel anger or delight or pride or compassion, but we do not know how He could experience the change that seems to accompany emotions.
- We know that God can know His own future actions in time, but we do not know how He could know these and still be free.
- We know that God has no cause for His existence, but we do not know how this could even be possible.

God does not explain everything to us—but He expects us to listen, accept, and live by what He has revealed:

*There are some things the LORD our God has kept secret, but there are some things he has let us know. These things belong to us and our children forever... (Dt 29:29).*